إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
دارالامان قادیان
نمبر ۲۱

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | یکم ماہ ظہور ۱۹ ۱۳ ش | ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ | یکم اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صحابہ کرامؓ کے مثیل بننے کیلئے اُن کی طرح خدماتِ دین بھی ادا کرو

تمام بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کا بغیر کسی استثنیٰ کے قادیان میں منظم ہونا لازمی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے متعلق

ایک دعا

کی تھی جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے اور وہ دعا یہ تھی۔ کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ (البقرہ ع ۱۵) اے میرے رب! تو ان میں ایک نبی مبعوث فرما جس کا کام یہ ہو۔ کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وہ تیری آیتیں انہیں پڑھ کر سنائے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور شریعت کے احکام اور اُن کی حکمتیں انہیں سمجھائے۔ وَيُزَكِّيْهِمْ اور انہیں پاک کرے۔ یا يُزَكِّيْهِمْ کے دوسرے معنوں کے مطابق انہیں ادنےٰ حالتوں سے ترقی دیتے دیتے اعلیٰ مقامات تک پہنچا دے۔

یہ دعا، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی ہے اس کے بالمقابل انہوں نے اپنی اولاد کے متعلق ایک عام دعا بھی کی ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کے بعض احکام کی انہوں نے فرمانبرداری کی اور اللہ تعالےٰ نے ان کی اس خدمت کو قبول کیا اور فرمایا۔ کہ ہم تم کو امام بناتے ہیں تو اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کی خبر سننے کے بعد انہوں نے فرمایا وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ (البقرہ ع ۱۵) میری امامت تو میرے زمانہ کے لوگوں تک ختم ہو جائے گی لیکن دُنیا تو اماموں کی ہمیشہ محتاج رہے گی۔ اور جب

دُنیا ہمیشہ اماموں کی محتاج

رہے گی۔ تو اے خدا میری ذریت میں سے بھی امام مقرر کئے جائیں:۔

گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امر کو تسلیم کیا، کہ کوئی نبی ہمیشہ ہمیش کے لئے دُنیا کے لئے رہبر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ بار بار خدا تعالیٰ کی طرف سے امام آنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کیونکہ آپ کو خدا نے بھی نبی قرار دیا اور اس کے رسول نے بھی نبی قرار دیا اور ہمارے نزدیک ایسا شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو کلیۃً تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے وہ خدا کو بھی جھوٹا کہتا ہے۔ اور خدا کے رسول کو بھی جھوٹا کہتا ہے۔ اس لئے ان کا راستہ اور ہے. اور ہمارا راستہ اور

پس میں قادیان کی جماعت کو آئندہ

تین گروہوں میں تقسیم

کرتا ہوں۔

اول۔ اطفال احمدیہ ۸ سے ۱۵ سال تک
دوم۔ خدام الاحمدیہ ۱۵ سے ۴۰ ،، ،،
سوم۔ انصار اللہ۔ ۴۰ سے اوپر تک

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی عمر کے مطابق ان میں سے کسی نہ کسی مجلس کا ممبر بنے۔ خدام الاحمدیہ کا نظام ایک عرصہ سے قائم ہے۔ مجالس اطفال احمدیہ بھی قائم ہیں۔ البتہ انصار اللہ کی مجلس اب قائم کی گئی ہے۔ اور اس کے عارضی انتظام کے طور پر مولوی شیر علی صاحب کو پریذیڈنٹ۔ اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ اور چوہدری فتح محمد صاحب کو سیکرٹری بنایا گیا ہے۔ یہ اگر کام میں سہولت کے لئے مزید سیکرٹری یا اپنے نائب مقرر کرنا چاہیں۔ تو انہیں اس کا اختیار ہے۔ ان کا فرض ہے کہ تین دن کے اندر اندر مناسب انتظام کر کے ہر محلہ کی مسجد میں ایسے لوگ مقرر کر دیں۔ جو شامل ہونے والوں کے نام نوٹ کرتے جائیں۔ اور پندرہ دن کے اندر اندر اس کام کو تکمیل تک پہنچایا جائے۔ اس کے لئے قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ محلوں میں پھر کر لوگوں کو شامل ہونے کی تحریک کریں۔ بلکہ وہ مسجد میں بیٹھے رہیں جس نے اپنا نام لکھانا ہو وہاں آجائے اور جس کی مرضی ہو ممبر بنے اور جس کی مرضی ہو نہ بنے۔ جو ہمارا ہے وہ آپ ہی ممبر بن جائے گا۔ اور جو ہمارا نہیں اسے ہمارا اپنے اندر شامل رکھنا بے فائدہ ہے۔ پندرہ دن کے بعد مردم شماری کر کے یہ تحقیق کی جائیگی کہ کون کون شخص باہر رہا ہے۔ اگر تو کوئی شخص دیدہ دانستہ باہر رہا ہوگا۔ تو اسے کہا جائے گا۔ کہ چونکہ تم باہر رہے ہو۔ اس لئے اب ہم باہر ہی رہو مگر جو کسی معذوری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا ہوگا۔ اسے ہم کہیں گے کہ گھر کے اندر تمہارے تمام بھائی بیٹھے ہیں۔ آؤ اور تم بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ اس طرح

پندرہ دن کے اندر اندر

قادیان کی تمام جماعت کو منظم کیا جائیگا اور ان سے وہی کام لیا جائے گا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا گیا۔ یعنی کچھ تو اس بات پر مقرر کئے جائیں گے۔ کہ وہ لوگوں کو تبلیغ کریں۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے۔ کہ وہ لوگوں کو قرآن اور حدیث پڑھائیں۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے۔ کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے۔ کہ وہ تعلیم و تربیت کا کام کریں۔ اور کچھ یزکیہم کے دوسرے معنوں کے مطابق اس بات پر مقرر کئے جائیں گے۔ کہ وہ لوگوں کی دنیوی ترقی کی تدابیر عمل میں لائیں۔ یہ پانچ کام ہیں جو لازماً ہماری جماعت کے ہر فرد کو کرنے پڑیں گے۔ اسی طرح جس طرح جماعت فیصلہ کرے۔ اور جس طرح نظام ان سے کام کا مطالبہ کرے۔

جو شخص کسی واقعی عذر کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً وہ مفلوج ہے یا اندھا ہے۔ یا ایسا بیمار ہے۔ کہ چل پھر نہیں سکتا۔ ایسے شخص سے بھی اگر عقل سے کام لیا جائے تو فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ مثلاً اسے کہہ دیا جائے۔ کہ اگر تم کچھ اور نہیں کر سکتے۔ تو کم سے کم دو نفل روزانہ پڑھ کر جماعت کی ترقی کے لئے دعا کر دیا کرو پس ایسے لوگوں سے بھی اگر کچھ اور نہیں۔ تو دعا کا کام لیا جاسکتا ہے۔

درحقیقت دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو کوئی نہ کوئی کام نہ کر سکے۔ قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں وہی شخص زندہ رکھا جاتا ہے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں کام کر کے دوسروں کے لئے اپنے وجود کو فائدہ بخش ثابت کر سکتا ہے۔ اور ادنےٰ سے ادنےٰ حرکت کا کام جس میں جسمانی محنت سب سے کم برداشت کرنی پڑتی ہے دعا ہے۔ ہاں بعض کے کام بالواسطہ بھی ہوتے ہیں۔ جیسے پاگل نہ دعا کر سکتے ہیں۔ اور نہ کچھ اور کام کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ صرف عبرت کا کام دیتے۔ اور لوگ انہیں دیکھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ مگر ایسا معذور میرے خیال میں قادیان میں کوئی نہیں۔ نیم فاتر العقل دو چار ضرور ہیں۔ مگر پورا پاگل میرے خیال میں قادیان میں کوئی نہیں۔ لیکن یہ لوگ بھی اتنا کام تو ضرور کر رہے ہیں۔ کہ لوگوں کے لئے عبرت کا موجب بنے ہوئے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے دوست اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے ایسے رنگ میں کام کریں گے۔ کہ ان میں سے کوئی بھی

باغیوں کی صف میں

کھڑا نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص ان مجالس میں سے کسی مجلس میں بھی شامل نہیں ہوگا۔ تو وہ ہرگز جماعت میں رہنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا۔ پس ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا۔ اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا عملی رنگ میں اقرار کرنا ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں۔ اور خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دیئے ہیں۔ ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔ آخر میں نے (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر نہیں بھیجا تھا۔ نہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری مظہر بنا کر بھیجا۔ نہ صحابہؓ کو میں نے بنایا۔ اور نہ تم کو میں نے بنایا۔ یہ خدا کا کام ہے جو اس نے کیا۔ میرا کام تو صرف ایک مزدور کا سا ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ خدا نے جس فقرہ کو جہاں رکھا ہے وہاں اس کو رکھ دوں پس میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ میں وہی کچھ کہتا ہوں جو خدا نے کہا۔ اگر کوئی شخص اسے تسلیم نہیں کرتا تو اسے ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ بات خدا نے نہیں کہی ورنہ وہ میرا انکار نہیں کرتا بلکہ خدا تعالےٰ کا انکار کرتا ہے٭

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف ریاست مالیر کوٹلہ کا

ارشاد گرامی ملاحظہ ہو!

"آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ڈھیٹ مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن تک کروا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں کہ خدا کے فضل سے "فیسرین کریم" نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں"

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں۔ بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ ملتی ہے۔ قادیان میں سیالکوٹ ہوس سے خریدیں و

وی پی منگوانے کا پتہ: **فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری سپاہیو والی پیشگوئی کے پورا کرنے میں

حصہ لینے والے مجاہدین

بابو فقیر علی صاحب محلہ دار البرکات قادیان ۱۰/-
منشی عبدالعزیز صاحب سابق پٹواری مسجد مبارک ۱۵۵/
چوہدری غلام محمد صاحب میل ۱۰ دربیر لائل پور ۳۶/۳
عبدالحی صاحب خانوادہ جھنگ ۵/-
چوہدری علی احمد صاحب سرگودھا ۳۴-
منشی چراغ دین صاحب مٹھہ لک ۵/۲
منشی حسن خاں صاحب " ۵/۲
چوہدری غلام رسول صاحب پھلروان ۳۲/-
مولوی غلام رسول صاحب ساہم ۴/۵
مولوی عبدالکریم صاحب خوشاب ۵/۲
" جلال الدین صاحب " ۵/۱/۶
بابو محمد بخش صاحب کوٹ مومن ۱۰/۱۲
شیخ عبدالغنی صاحب اوورسیر کوٹ مومن ۲۵/-
منشی محمد رمضان صاحب گجراتی چکوال ۱۵/-
چوہدری فتح محمد صاحب چک ۴۸ ۳۵/-
" ہدایت اللہ صاحب معہ اہل و عیال و
والدین مرحوم چک ۱۳۵ ج ب ۳۶/۹
مولوی نظام الدین صاحب چک ۱۵ ۵/۴
اللہ بخش صاحب چک ۹ پنیاڑ ۵/۴
غلام رسول صاحب " " " ۵/۴
جہان خاں صاحب " " " ۵/-
مولوی مہر الدین صاحب " " ۵/۴
چوہدری غلام رسول صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی ۶/۱/۱۰
" سلطان احمد صاحب " " " " ۷/۱۲
" خورشید احمد صاحب " " " " ۵/-
" غلام محمد صاحب " " " ۵/۸
عنایت اللہ صاحب چک ۲۹ ج ب ۹/-
چوہدری علی بخش صاحب چک ۳۳ ج ب ۱۷/-
" نذیر احمد صاحب " " ۵/-
مستری محمد الدین صاحب " ۴۶ ش ۵/۱۲
میاں خدا بخش صاحب ادرحمہ ۵/۱
چوہدری محمد حیات صاحب مدرس ادرحمہ ۶/۴
. . . .
چراغ بیگم صاحبہ پڑہار ادرحمہ ۶/-
میاں یٰسین صاحب " ۵/-/۶
ڈاکٹر محمد عبداللہ خاں صاحب نوشہرہ سرگودہا ۶۵/-
منشی مہر محمد صاحب کنڈان " ۷/-
ماسٹر امام علی صاحب جھنوریو " ۶/-
چوہدری سرفراز خاں صاحب چک ۸۶ شمالی ۵۲/-/-
" ابراہیم صاحب ڈارپوشین گجرات ۷/-

مرزا حاکم بیگ صاحب گجرات ۱۰/-
ملک ضیاء اللہ صاحب ڈسپنسر " ۵/-
سید زمان شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۶۰/-
ڈاکٹر عمر الدین صاحب " " " ۲۰/-

تاج الدین خاں صاحب آرہ گجرات ۵/۴
مرزا حسین الدین صاحب " " ۵/۴
میاں امام الدین صاحب لشکری " ۸/۴
مرزا محمد الدین صاحب آرہ " ۵/۴

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص قابلِ تعریف صحابی

منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے منشی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص قابل ذکر صحابیوں میں سے ہیں۔ آپ مالی قربانی میں شروع ہی سے نمایاں اور ممتاز حصہ لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کا سال اوّل آپ نے ایک سو روپیہ سے شروع فرمایا۔ اور اب اس پر ہر سال اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان احباب کے لئے جن کی آمدنی معقول یعنی ڈیڑھ سو ماہوار سے اوپر ہے۔ انہیں منشی صاحب کی قربانی کا رشک کرتے ہوئے اپنے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ گو تحریک جدید طوعی ہونے کی وجہ سے طاقت سے کم وعدہ کرنے والے کے بارے میں کچھ نہ کہے گی۔ مگر یہ ایک اور ایک دو کی طرح یقینی بات ہے۔ کہ ایسے احباب نے اپنے ثواب میں کمی کی۔ جو مومنانہ شان کے شایاں نہیں۔ پھر یہ بات بھی آپ کی قابل رشک ہے۔ کہ آپ ہمیشہ اپنی رقم وعدہ کے ساتھ ہی حضور اقدس میں پیش کر دیتے ہیں۔ تاکہ اس رقم کا ثواب سارا سال ہی ملتا رہے باوجودیکہ آپ کو پٹوار کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ایک عرصہ گذرا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ؎

مولوی احمد الدین صاحب پاہڑ بانوالی ۵/۱۲
میاں میراں بخش صاحب لالہ موسیٰ ۶/۱
" فضل الٰہی صاحب " ۵/۸
چوہدری عمر بخش صاحب " ۳۵/-
محمد خاں صاحب کنسٹیبل پولیس " ۵/۲
مہر فتح الدین صاحب شیخ پور ۵/۴
سید نور حسن شاہ صاحب " ۷/۶
مستری غلام محمد صاحب " ۵/-
میر محمد یوسف شاہ صاحب ججبلہ ۶/۶
سید مفضل شاہ صاحب " ۵/۲
سید امیر حسین شاہ صاحب نونگ تہال ۱۰/-
شاہ سوار خاں صاحب " ۱۰/-
دلاور خاں نونگ گجرات ۵/۸
راجہ باز خاں صاحب " " ۵/۱۰

محمد الدین صاحب آرہ ۵/۴
چوہدری سلطان احمد صاحب معہ ہمشیرہ نمبردار
کھاریاں ۳۶/۴
" فضل الٰہی صاحب معہ والدہ صاحبہ " ۴۸/۱۲
فضل بیگم صاحبہ " ۶/-
میاں روشن الدین صاحب سونگ گجرات ۵/-
چوہدری خوشی محمد صاحب " " ۵/-
" شاہ محمد صاحب پنشنر پٹیالہ سائیاں ۵۲/-
میاں خوشی محمد صاحب " " ۵/۳
میاں تاج محمد صاحب " " ۵/۲
میاں محمد حسین صاحب سپاہی " ۵/۲
میر عبداللہ صاحب ہیڈ خود سرائے عالمگیر ۵/۱۲
چوہدری دیوان علی صاحب " ۵/۹
چوہدری عبدالحق صاحب " ۵/۱/۳

میاں اللہ داد صاحب دیونہ ماچھرہ ۵/۵
مولوی عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ چک سکندر ۹۸/۶
میاں غلام غوث صاحب " ۵/۶
" حجہ خاں صاحب " ۶/-
مولوی عمر الدین صاحب شادیوال خورد ۵/-
شاہ محمد صاحب پنشنر " " ۵/-
مستری محمد الدین صاحب " " ۵/۸
حافظ احمد خاں صاحب " " ۵/۴
چوہدری محمد بخش صاحب " " ۵/۴
شاہ محمد ولد فضل دین صاحب " " ۵/-
مولوی غلام علی صاحب سعد اللہ پور ۱۰/-
غلام محمد صاحب مدرس " " ۵/۴
میاں غلام حیدر صاحب معہ اہلیہ سوک کلاں ۲۰/۱۴
چوہدری فضل الٰہی صاحب پنڈی لالہ ۵/-
" شاہ محمد صاحب مرالہ ۵/-
بابو غلام احمد صاحب لودھراں ۳۰/-
ملک عزیز احمد صاحب " ۵/۴
ملک خلیل احمد صاحب " ۵/۴
منشی محمد نواب خانصاحب " ۵/-
ملک غلام رسول صاحب " ۵/-
شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کبیر والا ۴۰/-
مہر محمد یار صاحب نمبردار باگڑ ملتان ۶۰/-
میاں غلام حسین صاحب قتال پور ۵/۱/۳
حوالدار غلام قادر صاحب " ۵/۱/۳
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سرائے سدھو ۵۱/-
غلام مرتضےٰ صاحب سرجا رپور ۱۲/-
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کھرڑیکا ۵/۲
واجد بخش صاحب جلہ آرائیاں ۹/-
غلام صادق صاحب جفر میاں چنوں ۵/۵
حافظ محمد پہلوان صاحب رہانہ ساہو ۵/-
مرزا جہانگیر بیگ صاحب بہاول نگر ۶/-
چوہدری مولا بخش صاحب چک ۱۲۰ ۵/۴
چوہدری اللہ دین صاحب چک ۱۱۶ مراد ۱۰/-
" خورشید احمد صاحب چک ۱۲۰ " ۱۷/-
" شکر اللہ صاحب " " ۵/-
" محمد بخش صاحب " " ۵/-
بابو عبداللطیف صاحب ہمہ شہ ۴۲/-
میجر ملک محمد حسین صاحب چک ۱۲۲ انفیر والی ۱۰/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک ۱۹ منٹگمری ۴/۰/۴
اہلیہ صاحبہ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب " ۷/۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنیمیں

حصّہ لینے والے مجاہد

بابو فقیر علی صاحب محلہ دارالبرکات قادیان	-/۱۰
منشی عبدالعزیز صاحب سابق پٹواری سجد مبارک	۱۵۵/-
چوہدری غلام محمد صاحب مبلّ اوورسیر لائل پور	۳۶/۳
عبدالحی صاحب خانوادہ جھنگ	-/۵
چوہدری علی احمد صاحب سرگودھا	-۳۴
منشی چراغ دین صاحب سٹھہ لک	۵/۲
منشی حسن خاں صاحب "	۵/۲
چوہدری غلام رسول صاحب پھلروان	-/۳۲
مولوی غلام رسول صاحب سانم	۵/۵
مولوی عبدالکریم صاحب خوشاب	۵/۲
" جلال الدین صاحب "	۵/۱/۶
بابو محمد بخش صاحب کوٹ مومن	۱۰/۱۲
شیخ عبدالغنی صاحب اوورسیر کوٹ مومن	-/۲۵
منشی محمد رمضان صاحب گجراتی چکوال	-/۱۵
چوہدری فتح محمد صاحب چک ۴۸	-/۳۵
" ہدایت اللہ صاحب معہ اہل وعیال و	
والدین مرحوم چک ۱۳۵ ج ب	۳۶/۹
مولوی نظام الدین صاحب چک ۵۵ ج ب	۵/۴
اللہ بخش صاحب چک ۹ پنیار	۵/۴
غلام رسول صاحب " " "	۵/۴
جہان خاں صاحب " " " "	-/۵
مولوی مہر الدین صاحب " "	۵/۴
چوہدری غلام رسول صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی	۶/۱۰
" سلطان احمد صاحب " " " "	۷/۱۲
" خورشید احمد صاحب " " " "	-/۵
" غلام محمد صاحب " " "	۵/۸
عنایت اللہ صاحب چک ۲۹ ج ب	-/۹
چوہدری علی بخش صاحب چک ۳۳ ج ب	-/۱۷
" نذیر احمد صاحب " "	-/۵
ستری محمد الدین صاحب " ۴۶ ش	۵/۱۲
میاں خدا بخش صاحب اوڑھمہ	۵/۱
چوہدری محمد حیات صاحب مدرس اوڑھمہ	۶/۴
.. ..	
چراغ بیگم صاحبہ بڑہار اوڑھمہ	-/۶
میاں یٰسین صاحب "	۵/-/۶
ڈاکٹر محمد عبداللہ خاں صاحب نوشہرہ سرگودہا	-/۶۵
منشی مہر محمد صاحب کنڈان "	-/۷
ماسٹر امام علی صاحب جھنور پور "	-/۵
چوہدری سرندے خانصاحب چک ۸۶ ش	۵۲/۷/-
" ابراہیم صاحب ڈاریوشین گجرات	-/۷

مرزا حاکم بیگ صاحب گجرات	-/۱۰
ملک ضیاء اللہ صاحب ڈسپنسر "	-/۵
سید زمان شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	-/۶۰
ڈاکٹر عمرالدین صاحب " " " "	-/۲۰
تاج الدین خاں صاحب آرہ گجرات	۵/۴
مرزا حسین الدین صاحب " "	۵/۴
میاں امام الدین صاحب لشکری "	۸/۴
مرزا محمد الدین صاحب آرہ "	۵/۴

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص قابلِ تعریف صحابی

منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری

اللہ تعالےٰ کے فضل سے منشی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص قابل ذکر صحابیوں میں سے ہیں۔ آپ مالی قربانی میں شروع ہی سے نمایاں اور نمایاں حصّہ لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کا سال اوّل آپ نے ایک سو روپیہ سے شروع فرمایا۔ اور اب اس پر ہر سال اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان احباب کے لئے جن کی آمدنی معقول یعنی ڈیڑھ سو ماہوار سے اوپر ہے۔ انہیں منشی صاحب کی قربانی کا رشک کرتے ہوئے اپنے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ گو تحریک جدید طوعی ہونے کی وجہ سے طاقت سے کم وعدہ کرنے والے کے بارے میں کچھ نہ کہے گی۔ مگر یہ ایک اور ایک دو کی طرح یقینی بات ہے۔ کہ ایسے احباب نے اپنے ثواب میں کمی کی۔ جو مومنانہ شان کے شایاں نہیں۔ پھر یہ بات بھی آپ کی قابل رشک ہے۔ کہ آپ ہمیشہ اپنی رقم وعدہ کے ساتھ ہی حضور اقدس میں پیش کر دیتے ہیں۔ تاکہ اس رقم کا ثواب سارا سال ہی ملتا رہے باوجودیکہ آپ کو پٹوار کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ایک عرصہ گذرا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ؀

مولوی احمد الدین صاحب پاہڑ بانوالی	۵/۱۲
میاں پیراں بخش صاحب لالہ موسیٰ	۶/۱
" فضل الٰہی صاحب "	۵/۸
چوہدری عمر بخش صاحب "	-/۳۵
محمد خاں صاحب کنسٹیبل پولیس "	۵/۲
مہر فتح الدین صاحب شیخ پور	۵/۴
سید نور حسن شاہ صاحب "	۷/۶
ستری غلام محمد صاحب "	-/۵
میر محمد یوسف شاہ صاحب بھمبلہ	۶/۶
سید مفضل شاہ صاحب "	۵/۲
سید امیر حسین شاہ صاحب نورنگ تہال	-/۱۰
شاہ سوار خاں صاحب " "	-/۱۰
دلاور خاں نورنگ گجرات	۵/۸
راجہ باز خاں صاحب " "	۵/۱۰
محمد الدین صاحب آرہ	۵/۴
چوہدری سلطان احمد صاحب معہ ہمشیرہ نمبردار کھاریاں	۳۶/۴
" فضل الٰہی صاحب معہ والدہ صاحبہ "	۴۸/۱۲
فضل بیگم صاحبہ "	-/۶
میاں روشن الدین صاحب سونگ گجرات	-/۵
چوہدری خوشی محمد صاحب " "	-/۵
" شاہ محمد صاحب پنشنر پٹیالہ سائیاں	-/۵۲
میاں خوشی محمد صاحب " "	۵/۳
میاں تاج محمد صاحب " "	۵/۲
میاں محمد حسین صاحب سپاہی "	۵/۲
میر عبداللہ صاحب ہیڈ ٹو دو سرائے عالمگیر	۵/۱۲
چوہدری دیوان علی صاحب "	۵/۹
چوہدری عبدالحق صاحب "	۵/۱/۳

میاں اللہ داد صاحب دیونہ ماچھرہ	۵/۵
مولوی عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ چک سکندر	۹۸/۶
میاں غلام غوث صاحب "	۵/۶
" حجبہ خاں صاحب "	-/۶
مولوی عمرالدین صاحب شادیوال خورد	-/۵
شاہ محمد صاحب پنشنر " "	-/۵
ستری محمد الدین صاحب " "	۵/۸
حافظ احمد خاں صاحب " "	۵/۴
چوہدری محمد بخش صاحب " "	۵/۴
شاہ محمد ولد فضل دین صاحب " "	-/۵
مولوی غلام علی صاحب سعداللہ پور	-/۱۰
غلام محمد صاحب مدرس "	۵/۴
میاں غلام حیدر صاحب معہ اہلیہ سوک کلاں	۲۰/۱۴
چوہدری فضل الٰہی صاحب پنڈی لالہ	-/۵
" شاہ محمد صاحب مرالہ	-/۵
بابو غلام احمد صاحب پودھراں	-/۳۰
ملک عزیز احمد صاحب "	۵/۸
ملک خلیل احمد صاحب "	۵/۴
منشی محمد نواب خانصاحب "	-/۵
ملک غلام رسول صاحب "	-/۵
شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کبیروالہ	-/۴۰
مہر محمد یار صاحب نمبردار باگڑ ملتان	-/۶۰
میاں غلام حسین صاحب قتال پور	۵/۱/۳
حوالدار غلام قادر صاحب "	۵/۱/۳
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سرائے سدھو	-/۵۱
غلام مرتضےٰ صاحب سرحار پور	-/۱۲
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کھوڑ پکا	۵/۲
داحد بخش صاحب جلہ آرائیاں	-/۹
غلام صادق صاحب جفر میاں چنوں	۵/۵
حافظ محمد پہلوان صاحب رہانہ ساہو	-/۵
مرزا جہانگیر بیگ صاحب بہادل نگر	-/۶
چوہدری مولا بخش صاحب چک ۱۲۰	۵/۴
چوہدری اللہ دین صاحب چک ۱۱۶ امداد	-/۱۰
" خورشید احمد صاحب چک ۳۰ "	-/۱۷
" شکر اللہ صاحب " "	-/۵
" محمد بخش صاحب " "	-/۵
بابو عبداللطیف صاحب ممہ سٹہ	-/۴۲
میجر ملک محمد حسین صاحب چک ۲۲ افیقروالی	-/۱۰
چوہدری محمد یحییٰ صاحب نمبردار چک ۱۹ لشکری	۴۰/۴
اہلیہ صاحبہ چوہدری نصراللہ خاں صاحب "	۷/۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تحریک جدید کے جلسے ہر جماعت میں ۱۱ اگست کو کئے جائیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ اس وقت تک چندے تحریک جدید بھی پورے کے پورے ادا ہو جائیں یا اُن کا اکثر حصّہ ادا ہو جائے۔ اور جماعت کا اکثر حصّہ ادا کر چکا ہو"

ہر جماعت کا کارکن یہ نوٹ پڑھکر اپنا محاسبہ کرے۔ کہ کیا اس نے تحریک جدید سال ششم کے چندہ کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی جماعت کے اکثر احباب سے وصول کر کے ارسال کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو وہ ابھی سے گذشتہ کی تلافی کریں۔ اور ہر وعدہ کرنے والے کے کان تک حضور کی آواز پہنچا دیں۔ کہ آپ نے ۱۱ اگست تک اپنے وعدے کو سو فی صدی پورا کرنا ہے۔ اس لئے ابھی سے اس کے لئے ماحول پیدا کریں۔ اور کان تک پہنچا کر مت سمجھیں۔ کہ میرا فرض ادا ہو گیا۔ آپ کا آخری فرض تو وصول کر کے اپنے امام کے حضور پیش کرنا ہے۔ جب تک آپ اپنی جماعت کی ساری رقم ۱۵ اگست تک وصول کر کے ارسال نہیں کر دیتے۔ اس وقت تک آپ کو سانس نہیں لینا چاہیئے۔ پس آپ اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اپنے وعدہ کی رقم ۱۵ اگست تک داخل کرنے کی پوری سعی فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا حاصل کریں۔ کیونکہ جو کارکن اپنی جماعت کا وعدہ ماہ اگست [illegible] تک اسّی فی صدی پورا ادا کر دے گا۔ اس کا نام بھی دعا کی فہرست میں شامل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سید محمود شاہ صاحب منٹگمری ۱۰/۸
منشی برکت علی صاحب پٹواری ؍ ۴۰/-
بابو نعیم احمد خاں صاحب ؍ ۱۷/-
منشی رحمت علی صاحب چک ۶۶ ؍ ۱۱/-
میاں فضل دین صاحب چک ۲۲ ؍ ۵/۸
منشی فتح الدین صاحب چک ۳۰R اوکاڑہ ۵/۸
سید محمد حسین شاہ صاحب چک ۵۲ ۸/-
مستری محمد علی صاحب اوکاڑہ ۱۱/-
چوہدری قائم علی صاحب چک [illegible] ۱۰/۱
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپٹن ۵/۴
میاں امام الدین صاحب ؍ ۷/۶
منشی نذر محمد صاحب ؍ ۵/۴
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶ ۷۶/-
بابو فقیر اللہ صاحب داد نتیانہ ۱۰/-
چوہدری جہان الدین صاحب ہڑپہ ۲۱/-
؍ حاکم الدین صاحب چک ۶ ۶/۸
؍ چوہدری رسول بخش صاحب ؍ ۱۰/۲
جیون بی بی صاحبہ ؍ ۵/۱/۳
ہاجرہ بیگم صاحبہ ؍ ۵/۱/۳
جنت بیگم صاحبہ چک ۲ ۱۰/۸
مخدوم نذیر احمد صاحب منٹگمری ۱۰۰/-
ڈاکٹر محمد حسن خاں صاحب پرین آباد ۲۵/-
چوہدری عبد العزیز صاحب چک ۳۹ ۵/-
عمر الدین صاحب پوراں منٹگمری ۵/-
فیض احمد صاحب معہ اہلیہ چک ۲۲ ۱۲/-
راجہ احمد خاں صاحب چک ۱۱۹ ۵/۳
مس غلام سرور صاحبہ ہوشیارپور ۲۱/-
شیخ محمد صاحب متھیانہ ؍ ۶/۴
چوہدری بوٹے خاں صاحب ؍ ۵/۴
نیاز خاں صاحب ؍ ۵/-
اقبال محمد خاں صاحب ؍ ۵/-
منشی غلام جیلانی خانصاحب بیگم پور کنڈی ۱۱/۱۰

چوہدری چھجو خانصاحب معہ اہلیہ و بنت
عائشہ بیگم سرو عہ ۶۲/۴
؍ غلام جیلانی خانصاحب ؍ ۵/-
ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب } ۶۰/-
اہلیہ صاحبہ منٹگمری
چوہدری غلام محمد صاحب تتھو پورہ ؍ ۵/۴
؍ عبد الرحیم صاحب ؍ ۶/-
بابو نور الٰہی صاحب ٹانڈہ ۷/۳
چوہدری غلام جیلانی خانصاحب پنام ۲۶/-
مولوی نور محمد صاحب راجپور بھابیاں ۴۲/-
عطاء اللہ صاحب عرف نبی بخش صاحب اجمیر ۱۰/۲
عبد العزیز صاحب عالم پور ۵/۵
مرزا شکور علی صاحب نگر کلو ۵/-
سید شاہ زمان علی صاحب صدر فیروزپور ۲۶/-
شیخ محمد حفیظ صاحب جالندھر ۱۸/۵
محمد ابراہیم صاحب ؍ ۷/۲
حاجی غلام احمد خاں صاحب کریام ۵۶/-
چوہدری عبد الغنی خانصاحب ؍ ۳۶/-
؍ عبد المنان خانصاحب شملہ معہ بیگم صاحبہ ۱۷/-
دفعدار میجر غلام حسین خانصاحب کریام ۷/۲
چوہدری احمد علی خانصاحب ؍ ۷/۲
میاں غلام نبی صاحب بنگہ ۵/-
حاجی فضل محمد صاحب بجولہ کپورتھلہ ۵/۸
میاں ارشاد احمد صاحب ؍ ۶/-
نصیر الدین صاحب ؍ ۶/-
نظام الدین صاحب لنگیری ۵/۸
چوہدری امیر الدین صاحب لنگیری چک ۵۸ ۶/-
سید بشیر احمد صاحب بیاس ۲۶/۴
جمعدار فتح الدین صاحب ؍ ۲۳/-
یوسف علی صاحب ؍ ۳۷/-
غلام قادر صاحب ؍ ۱۴/-
محمد مغل صاحب ؍ ۱۳/-

محبوب علی صاحب بیاس ۵/۴
سید محمد شفیع صاحب ؍ ۶/-
حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں ۱۱/۴
حکیم فضل الٰہی صاحب ؍ ۲۵/۸
؍ حشمت علی صاحب ڈھنیال کاہنہ ۱۵/-
؍ محمد طفیل صاحب ؍ ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبد العزیز صاحب فیروزپور ۸/-
بابو محمد عثمان صاحب معہ اہلیہ کوئٹہ ۵۸/۶
؍ نواب الدین صاحب فیروزپور ۵/۸
؍ محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ ؍ ۴۵/۴
؍ محمد نصیب صاحب ؍ ۱۱/۳
حضرت گل خانصاحب ؍ ۵/-
میاں محمد عابد صاحب ؍ ۵/۶
مستری جلال الدین صاحب ؍ ۵/۹
مولوی محمد حسین صاحب ؍ ۴۷/-
اہلیہ صاحبہ منشی رحمت خاں صاحب ؍ ۵/۱/۳
پیر اکبر علی صاحب ؍ ۲۷۵/-
بیگم صاحبہ ؍ ؍ ۳۰/-
امۃ اللہ پیر صلاح الدین صاحب ؍ ۲۰/-
" " " " " " "
پیر صلاح الدین صاحب فاضلکا ۱۰۵/-
قریشی محمد عبد اللہ صاحب ۵/-
چوہدری فقیر محمد صاحب معہ اہل و عیال ۳۰۱/۸
ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور ۱۱۰/-
میر خلیل احمد صاحب بھٹنڈہ ۵/۴
رحمت علی صاحب ہیڈ سلیمانکی ۶/۲
شیخ رحیم بخش صاحب موگا ۲۱/-
مستری محمد عیسیٰ صاحب زیرہ ۱۱/-
میاں رمضان احمد صاحب دولیوالہ ۸/-
سید عنایت حسین شاہ صاحب لدھیانہ ۲۰/۴
بابو محمد شریف صاحب ایس۔ ٹی۔ ای } ۱۰/۸
معہ اہلیہ لاہور

مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ ۳۲/-
سید محمد حسین شاہ صاحب ؍ ۵/۶
محمد یوسف صاحب ولد جیوا رام گڑھ ۱۱/۳
منشی فتح الدین صاحب سمرالہ ۵/-
مولوی عبد الرشید صاحب مرحوم پٹیالہ ۵/۳
مولوی فضل حق صاحب مرحوم ؍ ۲۱/-
کلثوم بیگم اہلیہ مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم ؍ ۱۰/۳
چوہدری مہدی حسن خانصاحب سنور ۱۱/-
محمد عبد الغفور صاحب کنڈہ گھاٹ ۵/۵
شیخ کریم الدین صاحب سامانہ ۵/۰
عبد الغنی صاحب دھوری ۶/۴
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری برما ۶۲/-
خورشید احمد صاحب دھوری ۵/۴
محمد حسین صاحب برنالہ ۶/۴
بابو عطا محمد صاحب ہربنس پورہ ۱۳/-
منشی عنایت علی خانصاحب برنالہ ۲۵/-
بابو عبد الرحمٰن صاحب معہ والدین مرحومین
انبالہ شہر ۴۷/۱۰
میاں بشیر احمد صاحب ؍ ۵/۵
دختر میاں رفیق احمد صاحب ؍ ۶/۵
شیخ محمد عبد اللہ صاحب ؍ ۲۱/-
غلام فاطمہ زوجہ عبد الغنی صاحب ؍ ۱۰/-
دولت بی بی مرحومہ والدہ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب
گوہلہ کرنال ۵/۸
امۃ الصغیر بیگم مرحومہ ہمشیرہ اہلیہ ؍ ؍ ۵/۸
امۃ القدیر بنت میاں عبد الغفور سنوری ۵/۵
مرزا بشیر احمد صاحب انبالہ چھاؤنی ۵/۴
خواجہ نظام الدین صاحب ؍ ؍ ۱۰/۴
بیگم صاحبہ مخدوم محمد افضل خانصاحب انبالہ ۱۰۰/-
ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی جگادھری ۲۱/-
چوہدری غلام نبی صاحب شملہ ۱۲/-
منشی کریم بخش صاحب معہ اہلیہ شملہ ۱۱۴/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے جلسے ہر جماعت میں ۱۱ اگست کو کئے جائیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ اس وقت تک چندے تحریک جدید بھی پورے کے پورے ادا ہو جائیں یا اُن کا اکثر حصّہ ادا ہو جائے۔ اور جماعت کا اکثر حصّہ ادا کر چکا ہو"

ہر جماعت کا کارکن یہ نوٹ پڑھکر اپنا محاسبہ کرے۔ کہ کیا اس نے تحریک جدید سال ششم کے چندہ کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی جماعت کے اکثر احباب سے وصول کر کے ارسال کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو وہ ابھی سے گذشتہ کی تلافی کریں۔ اور ہر وعدہ کرنے والے کے کان تک حضور کی آواز پہنچا دیں۔ کہ آپ نے ۱۱ اگست تک اپنے وعدے کو سو فی صدی پورا کرنا ہے۔ اس لئے ابھی سے اس کے لئے ماحول پیدا کریں۔ اور کان تک پہنچا کر مت سمجھیں۔ کہ میرا فرض ادا ہو گیا۔ آپ کا آخری فرض تو وصول کر کے اپنے امام کے حضور پیش کرنا ہے۔ جب تک آپ اپنی جماعت کی ساری رقم ۱۵ اگست تک وصول کر کے ارسال نہیں کر دیتے۔ اس وقت تک آپ کو سانس نہیں لینا چاہیئے۔ پس آپ اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اپنے وعدہ کی رقم ۱۵ اگست تک داخل کرنے کی پوری سعی فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا حاصل کریں۔ کیونکہ جو کارکن اپنی جماعت کا وعدہ ماہ اگست ۴۰ء تک اسی فی صدی پورا ادا کر دے گا۔ اس کا نام بھی دعا کی فہرست میں شامل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سید محمود شاہ صاحب منٹگمری ۱۰/۸
منشی برکت علی صاحب پٹواری 〃 ۴۰/-
بابو نصیر احمد خاں صاحب 〃 ۱۷/-
منشی رحمت علی صاحب چک ۶۶ 〃 ۱۱/-
میاں فضل دین صاحب چک ۲۲ 〃 ۵/۸
منشی فتح الدین صاحب چک ۳۰.R اوکاڑہ ۵/۸
سید محمد حسین شاہ صاحب چک ۵۲ ۸/-
مستری محمد علی صاحب اوکاڑہ ۶/-
چوہدری قائم علی صاحب چک ۳۰ ۱۰/۱
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید انبیاز حسین صاحب پاکپٹن ۵/۴
میاں امام الدین صاحب 〃 ۷/۶
منشی نذر محمد صاحب 〃 ۵/۴
چوہدری نور الدین صاحب نمبردار چک ۶ ۷۶/-
بابو نصر اللہ صاحب داد نتیانہ ۱۰/-
چوہدری جناب الدین صاحب ہڑپہ ۲۱/-
〃 حاکم الدین صاحب چک ۶ ۶/۸
〃 چوہدری رسول بخش صاحب 〃 ۱۰/۴
جیون بی بی صاحبہ 〃 ۵/۱/۳
ہاجرہ بیگم صاحبہ 〃 ۵/۱/۳
جنت بیگم صاحبہ چک ۲ ۱۰/۸
مخدوم نذیر احمد صاحب منٹگمری ۱۰۰/-
ڈاکٹر محمد حسن خاں صاحب یزدین آباد ۲۵/-
چوہدری عبد العزیز صاحب چک ۳۹ ۵/-
عمر الدین صاحب پوران منٹگمری ۵/-
فیض احمد صاحب معہ اہلیہ چک ۲۲ ۱۲/-
راجہ احمد خاں صاحب چک ۱۱۹ ۵/۳
مس غلام سرور صاحبہ ہوشیارپور ۲۱/-
فتح محمد صاحب سہیانہ 〃 ۶/۴
چوہدری بوٹے خاں صاحب 〃 ۵/۴
نیاز خاں صاحب 〃 ۵/-
اقبال محمد خاں صاحب 〃 ۵/-
منشی غلام جیلانی خانصاحب بیگم پور کنڈی ۱۱/۱۰

چوہدری چھجو خانصاحب معہ اہلیہ و بنت
عائشہ بیگم صاحبہ سرڑوعہ ۶۲/۴
〃 غلام جیلانی خانصاحب ۵/-
ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب ۴۹ للعہ
اہلیہ صاحبہ ۱۱ منٹگمری ۶۰/-
چوہدری غلام محمد صاحب تھوپورہ 〃 ۵/۴
〃 عبد الرحیم صاحب 〃 ۶/-
بابو نور الہٰی صاحب ٹانڈہ ۷/۳
چوہدری غلام جیلانی خانصاحب پنام ۴۶/-
مولوی نور محمد صاحب راجپور بھابیاں ۴۲/-
عطاء اللہ صاحب عرف نبی بخش صاحب اجمیر ۱۰/۲
عبد العزیز صاحب عالم پور ۵/۵
مرزا شکور علی صاحب نگر کلو ۵/-
سید شاہ زمان علی صاحب صدر فیروزپور ۲۶/-
شیخ محمد حفیظ صاحب جالندھر ۱۸/۵
محمد ابراہیم صاحب 〃 ۷/۲
حاجی غلام احمد خاں صاحب کریام ۵۶/-
چوہدری عبد الغنی خانصاحب 〃 ۳۶/-
〃 عبد المنان خانصاحب شملہ معہ بیگم صاحبہ ۱۷/-
دفعدار میجر غلام حسین خانصاحب کریام ۷/۲
چوہدری احمد علی خانصاحب 〃 ۷/۲
میاں غلام نبی صاحب بنگہ ۵/-
حاجی فضل محمد صاحب بجولہ گیور تھلہ ۵/۸
میاں ارشاد احمد صاحب 〃 ۶/-
نشیر الدین صاحب 〃 ۶/-
نظام الدین صاحب لنگیری ۵/۸
چوہدری امیر الدین صاحب لنگیری چک ۵۸ ۶/-
سید بشیر احمد صاحب بیاس ۲۶/۴
جمعدار فتح الدین صاحب 〃 ۲۳/-
یوسف علی صاحب 〃 ۳۷/-
غلام قادر صاحب 〃 ۱۲/-
محمد مغل صاحب 〃 ۱۳/-

محبوب علی صاحب بیاس ۵/۴
سید محمد شفیع صاحب 〃 ۶/-
حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں ۱۱/۴
حکیم فضل الہٰی صاحب 〃 ۲۵/۸
〃 حشمت علی صاحب ڈھینیاں کاہنہ ۱۵/-
〃 محمد طفیل صاحب 〃 ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبد العزیز صاحب فیروزپور ۸/-
بابو محمد عثمان صاحب معہ اہلیہ کوئٹہ ۵۸/۶
〃 نواب الدین صاحب فیروزپور ۵/۸
〃 محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ 〃 ۴۵/۴
〃 محمد نصیب صاحب 〃 ۱۱/۳
حضرت گل خانصاحب 〃 ۵/-
میاں محمد عابد صاحب 〃 ۵/۶
مستری جلال الدین صاحب 〃 ۵/۹
مولوی محمد حسین صاحب 〃 ۴۷/-
اہلیہ صاحبہ منشی رحمت خاں صاحب 〃 ۵/۱/۳
پیر اکبر علی صاحب 〃 ۲۷۵/-
بیگم صاحبہ 〃 〃 ۳۰/-
امۃ اللہ پیر صلاح الدین صاحب 〃 ۲۰/-
.. ..
پیر صلاح الدین صاحب فاضلکا ۱۰۵/-
قریشی محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۵/-
چوہدری فقیر محمد صاحب معہ اہل و عیال ۳۰۱/۸
ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور ۱۱۰/-
میر خلیل احمد صاحب بھٹنڈہ ۵/۴
رحمت علی صاحب ہیڈ سلیمانکی ۶/۲
شیخ رحیم بخش صاحب موگا ۲۱/-
مستری محمد عیسیٰ صاحب زیرہ ۱۱/-
میاں رمضان احمد صاحب دولیوالہ ۸/-
سید عنایت حسین شاہ صاحب لدھیانہ ۲۰/۴
بابو محمد شریف صاحب۔ ایس۔ ڈی۔ ای معہ اہلیہ لاہور ۱۰/۸

مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ ۳۲/-
سید محمد حسین شاہ صاحب 〃 ۵/۶
محمد یوسف صاحب ولد جیوا رام گڑھ ۱۱/۳
منشی فتح الدین صاحب سمرالہ ۵/-
مولوی عبد الرشید صاحب مرحوم پٹیالہ ۵/۳
مولوی فضل حق صاحب مرحوم 〃 ۲۱/-
کلثوم بیگم اہلیہ مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم 〃 ۱۰/۳
چوہدری مہدی حسن خانصاحب سنور ۱۱/-
محمد عبد الغفور صاحب کنڈہ گھاٹ ۵/۵
شیخ کریم الدین صاحب سامانہ ۵/۵
عبد الغنی صاحب دھوری ۶/۴
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری برما ۶۲/-
خورشید احمد صاحب دھوری ۵/۴
محمد حسین صاحب برنالہ ۶/۴
بابو عطا محمد صاحب ہربنس پورہ ۱۳/-
منشی عنایت علی خانصاحب برنالہ ۲۵/-
بابو عبد الرحمٰن صاحب معہ والدین مرحومین انبالہ شہر ۴۷/۱۰
میاں بشیر احمد صاحب 〃 ۵/۵
دختر میاں رفیق احمد صاحب 〃 ۶/۵
شیخ محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۲۱/-
غلام فاطمہ زوجہ عبد الغنی صاحب 〃 ۱۰/-
دولت بی بی مرحومہ والدہ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب گوہلہ کرنال ۵/۸
امۃ الصغیر بیگم مرحومہ ہمشیرہ اہلیہ 〃 〃 ۵/۸
امۃ القدیر بنت میاں عبد الغفور سنوری ۵/۵
مرزا بشیر احمد صاحب انبالہ چھاؤنی ۵/۴
خواجہ نظام الدین صاحب 〃 〃 ۱۰/۴
بیگم صاحبہ مخدوم محمد افضل خانصاحب انبالہ ۱۰۰/-
ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی جگادھری ۲۱/-
چوہدری غلام نبی صاحب شملہ ۱۲/-
منشی کریم بخش صاحب معہ اہلیہ شملہ ۱۱۴/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کئی بڑی جماعتیں پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے پس انہیں بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں"۔ ابھی بڑی جماعتوں کے بعض کارکنوں اور امراء نے پورے طور پر اس طرف توجہ نہیں کی۔ مگر سال ششم کے ختم ہونے میں بہت کم عرصہ رہ گیا ہے۔ اور ان کے وعدوں کی مقدار زیادہ قابل وصول ہے۔ اس لئے انہیں اپنے فرض کو سمجھ کر اپنے عہد کو ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا کرنا چاہیئے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ بشیر الدین احمد صاحب شملہ ۱۱/-
چوہدری محمد نواز صاحب 〃 ۱۱/-
سید عبد الکریم صاحب 〃 ۲۲/-
اہلیہ صاحبہ حافظ عبد السلام صاحب 〃 ۱۷/-
بابو عبد المجید صاحب ۲۲/-
اہلیہ صاحبہ منشی محمد حسین صاحب 〃 ۱۷/-
چوہدری ظفر اللہ صاحب آسن سول بنگال ۶۰/-
ڈاکٹر محمد نذیر صاحب نئی دہلی ۶/۴
آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب شملہ ۱۱۰۰/-
منجانب والد صاحب مرحوم 〃 〃 〃 ۵۰/-
〃 والدہ صاحبہ مرحومہ 〃 〃 〃 ۵۰/-
والدہ صاحبہ امۃ الحی 〃 〃 〃 ۴۶/-
امۃ الحی صاحبہ بنت 〃 〃 〃 ۱۰/-
سکینہ بی بی ہمشیرہ 〃 〃 〃 ۱۵/-
چوہدری محمد انور احمد صاحب 〃 〃 〃 ۲۱/-
مرزا عبد اللطیف صاحب دہلی ۷/-
صوفی غلام احمد صاحب 〃 ۳۵/-
بابو عبد المجید صاحب دہلی ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد حسن صاحب آسان 〃 ۵/-
مولوی عبد الحمید صاحب دہلی ۹۰/-
منشی محمد دلی صاحب معہ اہلیہ دہلی ۳۳/-
شیخ اشتیاق علی صاحب 〃 ۱۱۰/-
بابو محمد عمر صاحب 〃 ۵/۱۰
ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب معہ اہلیہ ۱۱۷/-
میر انتظار حسین صاحب 〃 ۱۷/-
صغریٰ بیگم صاحبہ قدسیہ 〃 ۲۲/-
حسن زمانی صاحبہ 〃 ۱۱/۴
والدہ صاحبہ لطیف احمد صاحب 〃 ۵/۴
〃 〃 بچہ ریحانہ صاحبہ 〃 ۵/۸
اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب 〃 ۱۷/۸
عزیزہ بشریٰ خالدہ صاحبہ 〃 ۱۰/-
والدہ صاحبہ مرحومہ چوہدری اعظم علی صاحب کرنال ۱۰/-
ہر دو اہلیہ صاحبہ و بچگان 〃 〃 〃 ۱۵۳/۸
ملک مظفر الحق صاحب معہ بیگم صاحبہ گڑگانوں ۱۰۶/-
چوہدری محمد یوسف خانصاحب گھیوڑہ رہتک ۱/۴
خلیفہ عبد الرحیم صاحب جموں ۱۰۵/-
مستری فضل کریم صاحب عک الکھنور ۱۳/-
سید عبد الشکور صاحب 〃 ۲۲/-
مستری غلام محمد صاحب گلکار سرینگر ۵/۶

حبیب اللہ صاحب فوٹوگرافر سرینگر ۵/۵
مستری حاکم الدین صاحب 〃 ۵/۵
والدہ صاحبہ راجہ سمیع اللہ صاحب چک امبریج ۱۶/-
عبد الکریم صاحب بالسو 〃 ۵/-
راجہ ولی محمد خانصاحب یاڑی پورہ ۱۳/-
منشی عبد الکریم صاحب مرحوم سلواہ ۵/-
ڈاکٹر بشیر محمود صاحب معہ اہلیہ و نانی صاحبہ مرحومہ پونچھ ۲۵/-
نواب علی خانصاحب والد بابو عبد الکریم صاحب 〃 ۵/-
اہلیہ مولوی حمید اللہ خانصاحب گلگت ۵/۵
محمد خلیل صاحب گنائی ریشی نگر ۵/-
عبد العزیز صاحب 〃 〃 ۵/-
عبد السبحان صاحب 〃 〃 ۵/۴
مولوی محی الدین صاحب فاضل باندی پورہ ۵/-
خلیفہ عبد الرحمن صاحب گڑھی کشمیر ۱۰/-
محمد رفیق صاحب کاشغر ۸/۱۲
سائیں بہادر شاہ چارکوٹ ریاسی ۵/۴
چوہدری محمد ابراہیم صاحب حیدر آباد سندھ ۹/-
محمد صدیق احمد صاحب 〃 〃 ۱۱/-
سید عبد القیوم صاحب لائبری ۱۵/-
حافظ ملک احمد صاحب جودھ پور ۳۷/-
بابو ولی محمد صاحب پنجو رو ۵/۴
بابو غلام رسول صاحب 〃 ۵/-
چوہدری ابو الخیر سعید احمد صاحب پنجو رو ۲۱/-
کیپٹن ڈاکٹر غلام احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ دہلی ۳۰/-
چوہدری غلام رسول صاحب کوٹ احمدیاں ۷/۸
〃 غلام حیدر صاحب 〃 ۲۰/۸
شیر محمد خاں صاحب نواب شاہ ۸/۶
رضا محمد صاحب 〃 ۵/۵
صلاح الدین صاحب بشیر آباد ۱۱/-
محمد شریف صاحب کنری ۶/-
منشی نور احمد صاحب محمود آباد فارم ۵/۵
بھائی نور محمد صاحب 〃 ۵/۱
مولوی عطاء اللہ صاحب 〃 ۵/۶
امام الدین صاحب 〃 ۵/۲
سردار محمد صاحب 〃 ۷/۴
برکت علی صاحب محمود آباد فارم ۸/۴
منشی محمد اسحاق صاحب معہ اہلیہ محمود آباد اسٹیٹ ۱۰/-
چوہدری عبد المومن خانصاحب ناصر آباد اسٹیٹ ۱۸/-

چوہدری محمد الدین صاحب ڈرائیور ناصر آباد اسٹیٹ ۳۹/۸
خورشید احمد صاحب سنور آباد اسٹیٹ ۶/-
میاں عبد الکریم خانصاحب منصور فارم ۵/۸
ڈاکٹر اخوند عبد العزیز صاحب معہ اہلیہ مرحومہ و اہلیہ موجودہ ڈہرکی سندھ ۲۰۰/-
شیخ رفیع الدین احمد صاحب معہ بچگان پیر جو گوٹھ ۷۲/۸
چوہدری محمد دلی صاحب معہ اہلیہ لاڑکانہ ۷۰/-
محمد اسحاق صاحب جیکب آباد ۱۰/۱
شیخ فیض اللہ صاحب شیداد پور ۲۵/-
میاں نبی بخش صاحب باڈرہ ۵/-
محمد اسماعیل صاحب چک ۳۱ راوتیانی ۵/-
مولوی مبارک احمد صاحب باندھی ۵/۴
منشی عبد الغنی صاحب مبارک آباد اسٹیٹ ۱۰/۸
〃 عبد العزیز صاحب 〃 ۱۰/۸
مولوی علیم اللہ صاحب 〃 ۱۰/۸
حکیم عبد الغنی صاحب 〃 ۵/-
مولوی قدرت اللہ صاحب 〃 ۲۶/-
عبد الکریم صاحب کوئٹہ ۱۶/-
میاں احمد الدین صاحب کوئٹہ ۱۵/-
چوہدری برکت علی صاحب دالبندین ۲۷/۴
دفعدار عبد الرحمن صاحب کوئٹہ ۳۳/-
محمد اسمٰعیل صاحب اڑہ 〃 ۱۳/-
عبد الحمید خانصاحب 〃 ۱۰/-
عبد الوحید خانصاحب 〃 ۶/۴
ہیڈ ماسٹر رحمت اللہ صاحب 〃 ۱۵/-
ملک محمد عبد الرحمن صاحب 〃 ۳۳/-
ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب موسیٰ خیل کوئٹہ ۳۶/-
منشی عبد الحق صاحب معہ اہلیہ دستہ بلوچستان ۳۲/-
چوہدری سراج الدین احمد صاحب فورٹ سنڈیمن ۱۵/۴
سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ ۱۳۰/-
بابو بشیر احمد صاحب سکھری آگرہ ۱۱/-
ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب معہ اہل و عیال و برادر آگرہ ۴۵/۶
محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ ۲۱/۸
حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپور ۳۸/۴
میر ذکار اللہ صاحب 〃 ۵/۵
ڈاکٹر سعیدہ اختر صاحبہ 〃 ۵/-

حاجی محمد نذیر صاحب شاہجہان پور ۴۴/-
الطاف خاں صاحب کٹیا 〃 ۱۱/-
ننھو خاں صاحب 〃 〃 ۶/-
امام علی خاں صاحب 〃 〃 ۶/-
ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی بریلی ۸۰/-
بابو قمر احمد صاحب 〃 ۲۱/-
بابو حسن علی خانصاحب 〃 ۱۲/-
بابو بدل الرحمن صاحب بنگالی 〃 ۱۲/-
بابو محمد یوسف صاحب نجو 〃 ۱۰/۸
امۃ العزیز بیگم صاحبہ سلمہا بنت بابو محمد عمر 〃 ۵/۲
اہلیہ صاحبہ بابو محمد عمر صاحب بریلی ۵/۱
عنایت حسن خانصاحب پیلی بھیت ۳۵/-
عارف زمان صاحب 〃 ۴۰/-
ملک فتح محمد صاحب امراؤتی ۵/۸
مولوی خیر الدین صاحب معہ اہل و عیال امراؤتی ۱۶۱/-
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور ۴۵/-
ڈاکٹر محمد سعید صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۷۰/-
سید محمد سعید صاحب 〃 ۴۰/-
محمد ضیاء اللہ صاحب معہ اہلیہ لکھنو ۷۵/-
سردار خاں صاحب جبل پور ۵/۲
نور محمد صاحب 〃 ۵/-
محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۵/-
حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپال ۴۶/-
عبد الرحیم صاحب عبید اللہ گنج ۵/۶
میاں جان محمد صاحب بھوپال ۵/۲
ملک علی بخش صاحب 〃 ۷/-
ڈاکٹر خیر دین صاحب معہ اہلیہ و بچگان بھوالی ۲۰۵/-
سید غلام حسین صاحب معہ بیگم صاحبہ بھوپال ۱۳۵/۴
مرزا محمد احسن بیگ صاحب گلشن گنج کوئٹہ ۵۰/-
شیخ فضل حق صاحب گارڈ قادیان ۳۰/۴
فیاض الدین صاحب سلطان پورہ ۱۰/-
ڈاکٹر محمد عمر صاحب پنشنر جے پور ۱۵۲/۸
آپ نے ملازمت سے ریٹائر ہوتے ہی اپنا چندہ دس سال تک کا پیشگی داخل فرما دیا۔ جزاک اللہ
محمد سرور صاحب رائے پور ۳۹/۱۰
ضیاء الحق صاحب لکھیم پور ۶/-
محمد احسان الحق صاحب معہ اہلیہ پورنی ۴۹/-
شاکرہ بی بی صاحبہ جھنگا ڈی ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ عبد القادر صاحب بھاگل پور ۱۰/۸

چوہدری مرزے خاں صاحب چک شمالی عـ۵۶ میں ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ شروع تحریک جدید کے دن سے اپنی زمینداره آمدنی میں سے ۱/۵ ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ۲۳ر نومبر ۱۹۳۴ء میں حضور نے مطالبہ فرمایا تھا۔ کہ ہر شخص جو چندہ وغیرہ دے رہا ہے۔ وہ اس [illegible] یا ۱/۳ آمدنی میں سے وضع کر کے باقی رقم "امانت تحریک جدید" میں جمع کر دے۔ اس میں آنے نہ لئے جائیں گے۔ چوہدری صاحب نے حضور کے اس ارشاد کی یوں تعمیل کی ہے۔ کہ آپ ہر فصل پر حساب کرتے ہیں۔ اور اس میں سے ۱/۵ حصہ نکال کر مرکز میں ارسال فرماتے ہیں۔ اس کی تقسیم یوں کر رکھی ہے۔ کہ کل رقم کا ۱/۲ حصہ مقبرہ بہشتی میں اور باقی ۱/۲ حصہ کا نصف امانت تحریک جدید میں اور نصف چندہ تحریک جدید میں۔ جو آج تک متواتر پانچ سال سے ادا کرتے آرہے ہیں۔ پانچویں سال کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ میں دوسری قسط فصل نکلنے پر دسمبر میں دیتا ہوں۔ گویا نصف رقم میری آخر میں ادا ہوتی ہے یہ درست نہیں۔ اس لئے آپ نے پانچویں سال کے آخر میں ڈبل قسط ادا کر دی ہے۔ گویا آپ نے اب چھٹے سال کا چندہ عـــ۵ ادا کر دیئے ہیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار جماعتوں کے کارکن اور ان کے افراد اس مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے وعدوں کو ۱۵ر اگست تک سو فی صدی پورا کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔

عقیل بن عبد القادر صاحب بھاگلپور ۱۱/-
عبد الباسط صاحب " ۶/۴
مولوی محمود علی صاحب برہ پورہ ۱۴/-
شیخ سلطان احمد صاحب سورج گڑھ ۶/۴
بشیر احمد صاحب چغتائی معہ اہلیہ جمشید پور ۱۸۷/-
مولوی وزیر خاں صاحب " ۵/-
مولوی سید مبشر الدین صاحب کو سبھی سونگڑہ ۵/۱۲
مولوی سید اختر الدین صاحب معہ فضیلت النساء ۱۱/-
سید ضیاء الدین صاحب سونگڑہ ۵/۲
کرم النساء صاحبہ " ۵/۲
سید محمود علی صاحب معہ اہلیہ " ۱۰/۱۰
مولوی سید وارث علی صاحب کٹک ۱۲/۴
پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب معہ اہل و عیال پٹنہ ۱۶۳/-
اہلیہ سید عبد الحلیم صاحب سنبھل پور ۹/-
سید اختر احمد صاحب معہ اہلیہ پٹنہ ۱۶/-
سبحان خاں صاحب معہ اہلیہ و پھوپھی مرحوم
مہو بٹھنڈر ۱۵/-
شیخ نور الدین صاحب " ۵/-
مطلب خاں صاحب معہ اہلیہ " ۱۰/-
ملک عبد العزیز صاحب معہ اہلیہ یلامیہ ضلع سکول
اڑیسہ ۴۱/۸
عبد الرزاق صاحب پرسپور ۲۲/-
میر عبد الحمید صاحب خان پور ملکی ۵/۵
محمد شفیع صاحب کلکتہ ۲۰۰/-
محمد عمر صاحب کلکتہ " ۳۹/-
اسعد الدین صاحب " ۱۰/۲
مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب راجشاہی ۱۰۵/-
مسعودہ خاتون صاحبہ ڈھاکہ ۶/-
سید ابراہیم علی صاحب " ۱۸/-
حاکم شاہ عبد الباری صاحب " ۶/-
ماسٹر صلاح الدین صاحب " ۵/۸

عبد اللطیف صاحب لوری ۱۱/۸
ابو الحسینی صاحب ڈھاکہ ۵/۴
اے۔ ایف خاں چوہدری راجشاہی ۵/-
ابو القاسم خاں صاحب ٹاٹور ۱۲/-
ابو القاسم خاں صاحب ناٹور ۱۵/-
چوہدری نظام الدین صاحب پونہ ۱۹۵/-
ڈاکٹر مزمل حسین صاحب " ۶۰/-
ڈاکٹر شیخ ولی محمد صاحب بابا " ۶۰/۸
امیر علی صاحب بنگلور ۷/۴
سید عبد المومنین صاحب کلابہ ۳۰/-
حوالدار ج ولی صاحب دیولالی ۵/-
شہزادی بیگم صاحبہ بھتیجی سید بشارت احمد صاحب
حیدر آباد دکن ۱۶/-
نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر معہ بیگم صاحبہ
حیدر آباد دکن ۶۳۱/۸
سیٹھ محمد غوث صاحب معہ بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن ۳۴۴/-
" محمد اعظم معین الدین صاحب " ۳۳۰/-
والدہ صاحبہ مرحومہ " " " ۵۸/-
سیٹھ محمد اعظم صاحب معہ اہلیہ و بچگان " ۱۳۴/-
" سیٹھ محمد معین الدین صاحب " ۸۵/-
میر احمد علی صاحب " ۱۰۶/-
محبوب علی صاحب " ۷۰/-
سعیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ " ۲۶/-
سلیمہ بیگم صاحبہ " ۲۰۷/-
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ " ۲۵/-
امۃ الحی بیگم صاحبہ " ۱۰۹/-
محمودہ بیگم صاحبہ " ۳۱/-
والدہ سیٹھ عبد اللطیف صاحب " ۱۱/-
غلام احمد صاحب " ۱۲/۸
والدہ صاحبہ مرحومہ حبیب اللہ خاں صاحب صدیقی ۲۷/-
مبارکہ بیگم اہلیہ مرحومہ " " " " ۱۷/-

گُل بانو اہلیہ موجودہ حبیب اللہ خاں صاحب صدیقی
حیدر آباد دکن ۱۷/-
فرزندان و دختران " " " ۷/-
اہلیہ صاحبہ مرزا دلاور علی بیگ صاحب
حیدر آباد دکن } ۱۶/-
سید محمد رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ " ۱۵/۱۲
محمد عمر صاحب معہ دختر صاحبہ ظہر النساء " ۲۴/-
عبد القادر صاحب مچھلی بندرہ ۶/-
محمد حسین صاحب چنتہ کنٹہ " ۱۷/-
حسن محمد صاحب " " " ۱۲/-
خواجہ معین الدین صاحب " " ۱۲/-
خواجہ حسین صاحب " " ۱۲/-
راج محمد صاحب " " ۱۲/-
اہلیہ صاحبہ رسول صاحب مرحوم " " ۶/۴
" " محمد حسین صاحب " " ۶/۴
" " سید عبد الغنی صاحب " " ۵/۱
شمس الدین صاحب چکوالی " ۵/۴
وحید النساء بیگم اہلیہ ابو حامد صاحب " ۵/-
محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی معہ اہلیہ " ۱۲/-
اہلیہ صاحبہ محمد علی صاحب چیتور " ۵/۲
محمد عبد الاحد صاحب " ۵/۴
کمال الدین احمد صاحب " ۵/-
سید حسین ذوقی صاحب " ۶/۸
ہمشیرہ صاحبہ مولوی بہاؤ الدین صاحب مرحوم " ۵/-
سید مصطفیٰ حسین صاحب " ۵/-
شیخ محبوب صاحب دیودرگ " ۶/-
اہلیہ صاحبہ شاہ فیض الدین صاحب مرحوم " ۵/-
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب معہ بیگم صاحبہ
سکندر آباد ۱۲۰۵/-
یوسف احمد صاحب " ۲۳/-
ہاجرہ بیگم صاحبہ " ۱۶/-

امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سکندر آباد ۱۱/-
سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے معہ بیگم صاحبہ " ۱۱۳/-
صالح محمد صاحب " ۶/۴
راشد محمد صاحب " ۶/۴
سیٹھ فاضل الہ دین معہ بیگم صاحبہ " ۱۱۳/-
محمد صالح صاحب " ۶/۴
محمود احمد صاحب " ۶/۴
مبارکہ بیگم صاحبہ " ۶/۴
مسیح الدین صاحب " ۱۳/-
حور بانو بائی صاحبہ " ۳۸/-
محمود الحسن صاحب۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ کرور
مدراس ۵۰۰/-
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ " " " ۴۰/-
محمد عبد الغفور صاحب سکندر آباد ۳۶/۳
سیٹھ غلام قادر صاحب " ۲۲/-
سید حسین صاحب " ۲۰/۳
غلام دستگیر صاحب " ۲۰/۳
مرزا محمد حسین صاحب " ۱۴/-
سید ادریس صاحب " ۵/۵
خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب سکندر آباد ۱۰۵/-
محمد عبد العزیز صاحب ایم۔ اے ورنگل " ۵۴/۲
عبد الحی صاحب " ۲۵/-
ملک بشیر علی صاحب " ۳۶/-
سیٹھ بشیر علی صاحب " ۲۱/-
مولوی مبارک علی صاحب ۵/۵
عبد الاحد صاحب ۲۰/۳
محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل معہ اہلیہ صاحبہ
یادگیر دکن ۳۰/۴
خواجہ بی بی صاحبہ اہلیہ سیٹھ شیخ حق صاحب
یادگیر دکن ۵/۴
مولوی پیر محمد صاحب " " ۷/-
(باقی)

چوہدری مرزے خاں صاحب چک شمالی ۸۶ میں ہیں۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ شروع تحریک جدید کے دن سے اپنی زمیندارہ آمدنی میں سے $\frac{1}{5}$ ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء میں حضور نے مطالبہ فرمایا تھا۔ کہ ہر شخص جو چندہ وغیرہ دے رہا ہے۔ وہ اس $\frac{1}{10}$ یا $\frac{1}{4}$ آمدنی میں سے وضع کر کے باقی رقم "امانت تحریک جدید" میں جمع کر دے۔ اس میں آنے نہ لئے جائیں گے۔ چوہدری صاحب نے حضور کے اس ارشاد کی یوں تعمیل کی ہے۔ کہ آپ ہر فصل پر حساب کرتے ہیں۔ اور اس میں سے $\frac{1}{5}$ حصہ نکال کر مرکز میں ارسال فرماتے ہیں۔ اس کی تقسیم یوں کر رکھی ہے۔ کہ کل رقم کا $\frac{1}{2}$ حصہ مقبرہ بہشتی میں اور باقی $\frac{1}{2}$ حصہ کا نصف امانت تحریک جدید میں اور نصف چندہ تحریک جدید میں۔ جو آج تک متواتر پانچ سال سے ادا کرتے آ رہے ہیں۔ پانچویں سال کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ میں دوسری قسط فصل نکلنے پر دسمبر میں دیتا ہوں۔ گویا نصف رقم میری آخر میں ادا ہوتی ہے یہ درست نہیں۔ اس لئے آپ نے پانچویں سال کے آخر میں ڈبل قسط ادا کر دی ہے۔ گویا آپ نے اب چھٹے سال کا چندہ ۵ روپے ادا کر دیئے ہیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار جماعتوں کے کارکن اور اُن کے افراد اس مثال سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور اپنے وعدوں کو ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔

عقیل بن عبد القادر صاحب بھاگلپور 11/-
عبد الباسط صاحب " 6/4
مولوی محمود علی صاحب بروپورہ 14/-
شیخ سلطان احمد صاحب سورج گڑھ 6/4
بشیر احمد صاحب چغتائی معہ اہلیہ جمشید پور 187/-
مولوی وزیر خاں صاحب " 5/-
مولوی سید بشیر الدین صاحب کوبھی سونگڑہ 5/12
مولوی سید اختر الدین صاحب معہ فضیلت النساء 11/-
سید ضیاء الدین صاحب سونگڑہ 5/2
کرم النساء صاحبہ " 5/2
سید محمود علی صاحب معہ اہلیہ " 10/10
مولوی سید وارث علی صاحب کٹک 12/4
پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب معہ اہل و عیال پٹنہ 123/-
اہلیہ سید عبد الحلیم صاحب سنبھل پور 9/-
سید اختر احمد صاحب معہ اہلیہ پٹنہ 16/-
سبحان خاں صاحب معہ اہلیہ و پھوپھی مرحوم
مو بھنڈر 15/-
شیخ نور الدین صاحب " 5/-
مطلب خاں صاحب معہ اہلیہ " 10/-
ملک عبد العزیز صاحب معہ اہلیہ یلامو ضلع سکول
اڑیسہ 41/8
عبد الرزاق صاحب پرسیور 22/-
میر عبد الحمید صاحب خان پور ملکی 5/5
محمد شفیع صاحب کلکتہ 200/-
محمد عمر صاحب کلکتہ " 39/-
اسعد الدین صاحب " 10/2
مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب راجشاہی 105/-
مسعودہ خاتون صاحبہ ڈھاکہ 6/-
سید ابراہیم علی صاحب " 18/-
حاکم شاہ عبد الباری صاحب " 6/-
ماسٹر صلاح الدین صاحب " 5/8

عبد اللطیف صاحب لوری 11/8
ابو الحسینی صاحب ڈھاکہ 5/4
اے۔ ایف خاں چوہدری راجشاہی 5/-
ابو الاسلم خاں صاحب ناٹور 12/-
ابو القاسم خاں صاحب ناٹور 15/-
چوہدری نظام الدین صاحب پونہ 195/-
ڈاکٹر مزمل حسین صاحب " 60/-
ڈاکٹر شیخ ولی محمد صاحب بابا " 60/8
امیر علی صاحب بنگلور 7/4
سید عبد المومنین صاحب کلایہ 30/-
حوالدار ج ولی صاحب دیولالی 5/-
شہزادی بیگم صاحبہ بھتیجی سید بشارت احمد صاحب
حیدرآباد دکن 16/-
نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر معہ بیگم صاحبہ
حیدرآباد دکن 631/8
سیٹھ محمد غوث صاحب معہ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن 347/-
" محمد اعظم معین الدین صاحب " 330/-
والدہ صاحبہ مرحومہ " " " 58/-
سیٹھ محمد اعظم صاحب معہ اہلیہ و بچگان " 134/-
" سیٹھ محمد معین الدین صاحب " 85/-
میر احمد علی صاحب " 106/-
محبوب علی صاحب " 70/-
سعیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ " 26/-
سلیمہ بیگم صاحبہ " 207/-
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ " 25/-
امۃ الحی بیگم صاحبہ " 109/-
محمودہ بیگم صاحبہ " 31/-
والدہ سیٹھ عبد اللطیف صاحب " 11/-
غلام احمد صاحب " 12/8
والدہ صاحبہ مرحومہ حبیب اللہ خاں صاحب صدیقی 27/-
مبارکہ بیگم اہلیہ مرحومہ " " " " 17/-

گل بانو اہلیہ موجودہ حبیب اللہ خاں صاحب صدیقی
حیدرآباد دکن 17/-
فرزندان و دختران " " " 7/-
اہلیہ صاحبہ مرزا دلاور علی بیگ صاحب
حیدرآباد دکن } 16/-
سید محمد رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ " 15/12
محمد عمر صاحب معہ دختر صاحبہ ظہیر النساء " 24/-
عبد القادر صاحب مچھلی بندر 6/-
محمد حسین صاحب چنتہ کنٹہ " 17/-
حسن محمد صاحب " " " 12/-
خواجہ معین الدین صاحب " " 12/-
خواجہ حسین صاحب " " 12/-
راج محمد صاحب " " 12/-
اہلیہ صاحبہ رسول صاحب مرحوم " " 6/4
" " محمد حسین صاحب " " 6/4
" " سید عبد الغنی صاحب " " 5/1
شمس الدین صاحب چکوالی " 5/4
وحید النساء بیگم اہلیہ ابو حامد صاحب " 5/-
محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی معہ اہلیہ " 12/-
اہلیہ صاحبہ محمد علی صاحب چنور " 5/2
محمد عبد الاحد صاحب " 5/4
کمال الدین احمد صاحب " 5/-
سید حسین ذوقی صاحب " 6/8
ہمشیرہ صاحبہ مولوی بہاؤ الدین صاحب مرحوم " 5/-
سید مصطفیٰ حسین صاحب " 5/-
شیخ محبوب صاحب دیودرگ " 6/-
اہلیہ صاحبہ شاہ فیض الدین صاحب مرحوم " 5/-
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب معہ بیگم صاحبہ
سکندرآباد 1205/-
یوسف احمد صاحب " 23/-
ہاجرہ بیگم صاحبہ " 16/-

امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سکندرآباد 11/-
سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے معہ بیگم صاحبہ " 113/-
صالح محمد صاحب " 6/4
راشد محمد صاحب " 6/4
سیٹھ فاضل الہ دین معہ بیگم صاحبہ " 113/-
محمد صالح صاحب " 6/4
محمود احمد صاحب " 6/4
مبارکہ بیگم صاحبہ " 6/4
مسیح الدین صاحب " 13/-
نور بانو بائی صاحبہ " 38/-
محمود الحسن صاحب۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ کرور
مدراس 500/-
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ " " " " 40/-
محمد عبد الغفور صاحب سکندرآباد 36/3
سیٹھ غلام قادر صاحب " 22/-
سید حسین صاحب " 20/3
غلام دستگیر صاحب " 20/3
مرزا محمد حسین صاحب " 16/-
سید ادریس صاحب " 5/5
خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب سکندرآباد 105/-
محمد عبد العزیز صاحب ایم۔ اے ورنگل " 52/2
عبد الحی صاحب " 25/-
ملک بشیر علی صاحب " 36/-
سیٹھ بشیر علی صاحب " 21/-
مولوی مبارک علی صاحب 5/5
عبد الاحد صاحب 20/3
محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل معہ اہلیہ صاحبہ
یادگیر دکن 30/4
خواجہ بی بی صاحبہ اہلیہ سیٹھ شیخ حسن صاحب
یادگیر دکن 5/4
مولوی پیر محمد صاحب " " 7/-
(باقی)

خدمتِ خلق

مردانہ پوشیدہ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے مجھے لکھئے ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے مختلف علاج اور انجکشن سے بیماری کو پیچیدہ نہ بنائیے۔ اگر آپ کسی کو مرض میں مبتلا پاویں میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں۔ اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے کی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں انکو کتاب بخاتم النبیین دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے۔ ختم کرنیکے بعد ہی اسکو ہاتھ سے رکھیگا صفحات ۱۷۵ سو غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کردیگی قیمت ۱۲ روپیہ مینیجر لسانیک مندر عبادمنزل بلیماراں دہلی سے منگائیے

اراضیاتِ سندھ کیلئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشت کاروں کی ضرورت ہے۔ نئی زمین اور نہری پانی بافراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشت کاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے۔ سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائے گی۔ اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جاکر فائدہ اٹھائیں۔ جملہ خط و کتابت بنام

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

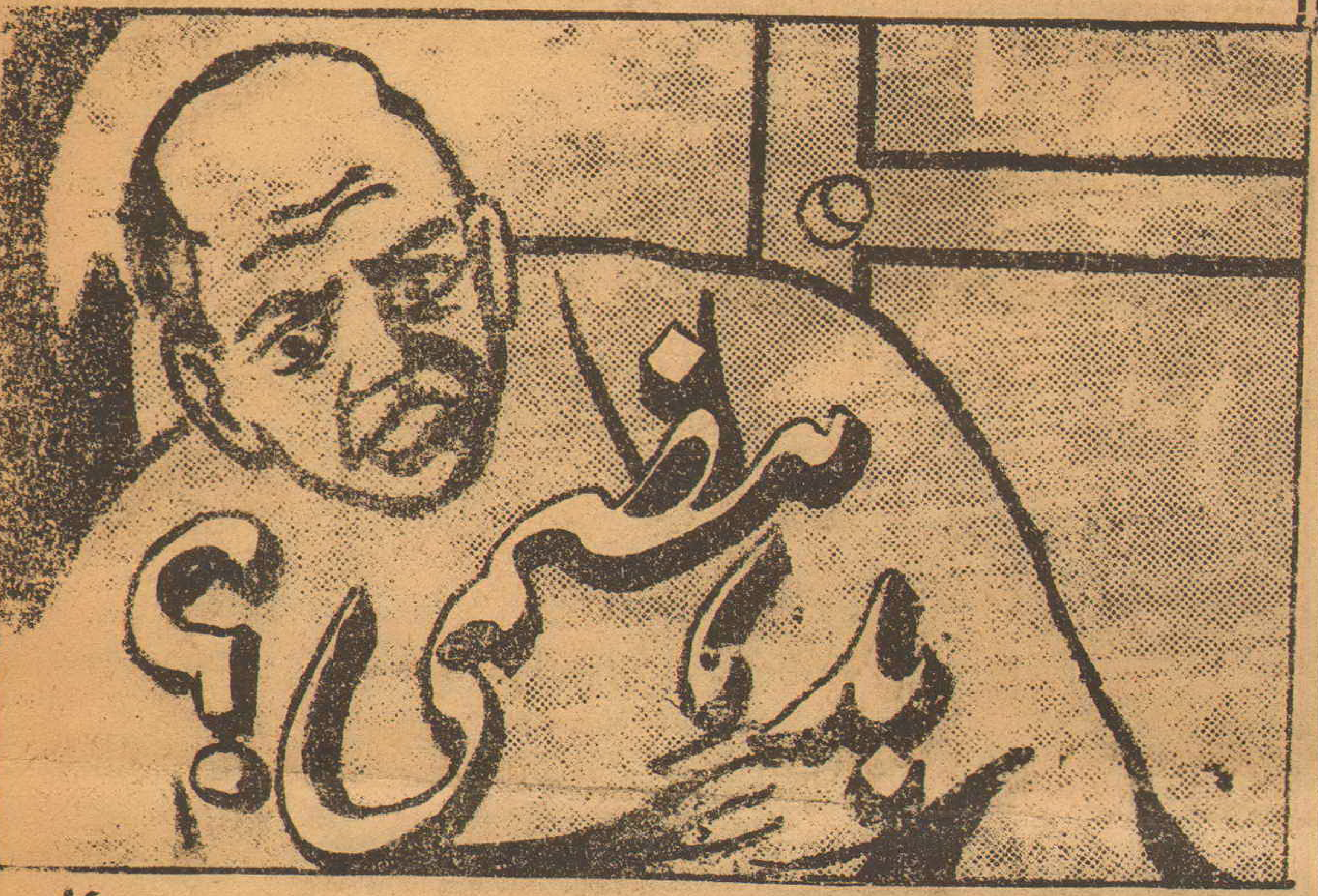

اراضیاتِ سندھ کیلئے مینیجروں اور منشیوں کی ضرورت

ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان کو اراضیات سندھ کے لئے مینیجروں اور منشیوں کی ضرورت ہے۔ منشی کم سے کم پرائمری پاس ہو۔ مڈل یا انٹرنس پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ سولہ روپیہ ایک من ماہوار غلہ ترقی سالانہ ایک روپیہ ۲۵ تک حسب شرائط اسٹیٹ۔ مینیجروں اور اسسٹنٹ مینیجروں کے لئے انٹرنس پاس ہونا کم سے کم شرط ہے۔ ایف۔ اے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۳۰ مستقل ہونے پر گریڈ دیا جائے گا۔ جو ۶۰ تک جائیگا۔ جو بعض صورتوں میں یعنی جب زیادہ اہم کام دیا جائے ۳۰-۲/-۶۰ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پیداوار کی ترقی پر مینیجروں اور منشیوں کو خاص انعام بھی دیا جاتا ہے۔ درخواستیں مع سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ بنام سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان ہوں

بدہضمی اور اس کی جملہ خرابیوں میں یہ ایک آسان اور نہایت قابل اعتبار علاج ہے۔ اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں جو نہ سہل یا اور نقصان دہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوری آرام پہنچنے کے ساتھ ہی یہ معدے کی خرابیوں کے حقیقی اسباب کو دور کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے۔

معدے کی خرابیوں کے لئے امرت دھارا ایک تیر بہدف دوا ہے اور ساتھ ہی اس کے اندر جراثیم کو ہلاک کرنے کی طاقت ہونے کے باعث یہ ہیضہ کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ نیز بدہضمی، درد معدہ۔ اپھارہ کھٹے ڈکار، قے۔ بھوک کی کمی اور دست وغیرہ کے لئے بھی یہ ایک لاثانی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنے ۸/

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید لیں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

ڈی۔ خ۔ جمیل بھیا اینڈ سنز بھاگیور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت انہی کا بہتر ہے

اکسیر تسہیل ولادت

کی پچھلے دنوں ہمارے خاندان میں ضرورت پیش آئی۔ اور میں نے اسے آزمایا عسر ولادت کی مشکل جو تشویش انگیز صورت اختیار کر چکی تھی۔ بفضل خدا حل ہوگئی اس لئے میں سفارش کروں گا۔ کہ اہل حاجت بغیر کسی خدشہ کے اس دوائی سے فائدہ اٹھائیں۔ بہت مفید اور زود اثر تیر بہدف دوائی ہے۔ جس کے لئے ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان قابل مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے یہ مرکب دوائی تجویز فرمائی دو روپے آٹھ آنہ میں صاحب موصوف سے منگوائیں قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیان

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں"

الہام الیس اللّٰہ بکاف عبدہ کا خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا طیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں:

سیٹھ پیارے لال و سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۹ جولائی معلوم ہوا ہے کہ جرمن فرانس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ان سب کے تمام رستے نازیوں نے بند کر دیئے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی اب انگلستان پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔

ٹوکیو ریڈیو نے آج اعلان کیا ہے کہ چونکہ جرمنی بہت جلد انگلستان پر حملہ کرنے والا ہے۔ اس لئے برطانیہ اس کے متعلق جاپان کی پالیسی کی وضاحت چاہتا ہے۔ مگر ہم ابھی اپنی خارجہ پالیسی بنانے کو تیار نہیں ہیں۔

روس اور چین میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے رو سے روس اس کی خام پیداوار کے بدلے سامانِ جنگ بھیج رہا ہے۔ جو بیس ہزار اونٹوں پر براہ ترکستان بھیجا جا رہا ہے۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جب تک روس سے سامان ملتا رہے گا۔ ہماری شکست کی کوئی وجہ نہیں۔

حکومت رومانیہ نے دریائے ڈینیوب میں برطانیہ کے اٹھارہ جہاز ضبط کر لئے ہیں۔ پہلے برطانیہ نے پورٹ سعید میں اس کے تین جہاز ضبط کئے تھے۔

ماسکو ۲۹ جون جرمنی اور روس میں ایک تجارتی معاہدہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں چالیس جرمن ماہرین کل شام یہاں پہونچے ہیں۔ اب صرف معاہدہ پر دستخط ہوں گے۔

روس اور انگلستان میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس میں تعطل پیدا ہو گیا ہے کیونکہ بنک آف انگلینڈ نے ریاستہائے بالٹک کی کفالتوں کو روس کے نام منتقل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب تک جنگ میں ۳۹۳ برطانوی افسر ہلاک ہوئے ہیں۔ جن میں لیفٹیننٹ نارتھمبر لینڈ۔ ملک معظم کے چچازاد بھائی لارڈ فریڈرک اور کئی دوسرے لارڈ اور امراء شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۵۲ افسر لاپتہ ہیں۔ اور پانچ قیدی بنا لئے گئے ہیں۔

برلن ۲۵ جولائی۔ سوئٹزر لینڈ پر جرمن حملہ کی افواہیں پھیلنے پر سوس کمانڈر انچیف نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ ہم بیرونی و اندرونی ہر قسم کے حملہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔

لنڈن ۲۹ جولائی لارڈ بیوربروک نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی پبلک نے بیس لاکھ پونڈ بطور چندہ دیئے ہیں۔ جن سے ہوائی جہاز تیار کئے جائیں گے۔

لاہور ۲۹ جولائی۔ شاہی مسجد کی مرمت کا کام شروع ہو چکا ہے۔ آگرہ سے سنگ تراشی کے درجنوں ماہرین منگوائے گئے ہیں۔ جو سنگ مرمر کی سلوں پر نقاشی وغیرہ کرتے ہیں۔ اب تک اس فنڈ میں ۴۸۲۵ ۲ روپے جمع ہو چکے ہیں۔

ماسکو ۲۹ جولائی۔ سودیٹ گورنمنٹ اور افغانستان کے مابین ایک نئے تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

پونا ۳۰ جولائی۔ حکومت ہند کے سپلائی محکمے کے انچارج ممبر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب آج بمبئی سے یہاں پہنچے۔

بمبئی ۳۰ جولائی۔ کانگرس پریذیڈنٹ مولانا آزاد آج پونا سے یہاں پہنچے قریباً ۱۲٦ اداروں نے۔ جن میں بعض مسلم انجمنیں بھی تھیں آپ کے استقبال میں حصہ لیا۔ آپ تین روز یہاں ٹھہریں گے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۱ جولائی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے ۳۷ ہزار ٹن وزن کے گیارہ جہاز ڈوبے۔ برطانیہ کے ساتھیوں کا ایک دو ہزار ٹن کا۔ اور غیر جانبدار ملکوں کے چھ بیس ہزار ٹن کے۔ یہ گذشتہ کسی ہفتہ کے نقصان کے چوتھائی سے بھی کم ہے۔ اس تاریخ تک جرمنی اور اٹلی کے ۱۱ لاکھ ۶۳ ہزار ٹن وزنی جہاز غرق ہو چکے ہیں۔

کنیڈا امسال اس سال عام بجٹ کے علاوہ چھ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر ہوائی محکمہ پر زیادہ صرف ہوں گے۔ پہلے ہوابازوں کے ۱۵ سکول کھولنے کا ارادہ تھا۔ مگر اس وقت ۴۲ کام کر رہے ہیں۔ جنگ کے آغاز میں کنیڈا کے پاس پندرہ لڑنے والے ہوائی جہاز تھے۔ مگر اب ۱۱۴۳ ہیں۔

برطانیہ پر ہوائی حملوں میں گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ۲۱ جرمن ہوائی جہاز تباہ کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے سات لڑنے والے تھے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پیٹان گورنمنٹ امریکہ کے فرانسیسی سفیر کو واپس بلا کر اس کی جگہ نیا آدمی بھیج رہی ہے۔

جاپان نے برطانوی رعایا کے دو اور افراد پکڑ لئے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر کے ذریعہ اس کے خلاف حکومت جاپان کے پاس ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

رنگون ۳۰ جولائی۔ برما اس وقت تک ایک لاکھ دو ہزار پونڈ لڑائی کے فنڈ میں بھیج چکا ہے۔ اب اس نے ۲۲ ہزار پانسو پونڈ اور بھیجے ہیں۔

شملہ ۳۰ جولائی۔ ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں نے مرکزی حکومت کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ برطانوی یونیورسٹیوں کے ہندوستانی طلباء کی تعلیم جاری رکھنے کے متعلق اپنے قواعد میں مناسب تبدیلیاں کریں۔

مدراس ۳۰ جولائی۔ وائسرائے ہند نے آج مدراس وار کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کمیٹی کے کام کی مثال بہت حوصلہ افزا ہے۔ اگر دوسری کمیٹیاں بھی اسی جوش سے کام کریں تو ہم ملکی بچاؤ کا کام بہت حد تک پورا کر لیں گے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ جاپان میں انگریزوں کے پکڑے جانے کے متعلق آج دارالعوام اور دارالامراء میں بیانات دیئے جائیں گے۔ ٹوکیو کے برطانوی سفیر نے جاپان کے وزیر خارجہ سے کہدیا ہے۔ کہ اس کارروائی سے بڑے سیاسی الجھاؤ پیدا ہوں گے۔ آپ نے بتایا۔ کہ جاپان میں نازیوں کی ایک بہت بڑی اور ہشیار پارٹی موجود ہے۔ برطانیہ کے اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کو جاپان سے اس کا انتقام لینا چاہئیے۔

ٹوکیو ۳۰ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنوبی جاپان میں کئی غیر ملکی جاسوسی کے الزام میں پکڑے گئے ہیں

لنڈن ۳۰ جولائی۔ حکومت برطانیہ نے رومانیہ کی حکومت کو لکھا ہے۔ کہ جب تک ان باتوں کا تسلی بخش فیصلہ نہیں ہوتا۔ جو اس کے پیش کی ہیں۔ دونوں ملکوں کے تعلقات پہلے جیسے نہیں ہو سکتے۔ جو باتیں حکومت برطانیہ نے پیش کی ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ اول تو رومانیہ نے ڈینیوب میں برطانی کشتیوں کو روک لیا ہے۔ بعض برطانوی انجنیروں کو پکڑ لیا ہے اور تیل کی برطانوی کمپنیوں کے انتظام میں دخل دیا ہے۔ خیال ہے کہ دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات جلد ٹوٹ جائیں گے۔

ہٹلر نے رومانیہ کی حکومت سے کہا ہے۔ کہ غیر ملکوں کے جو حصے اس کے قبضہ میں ہیں۔ وہ ۱۵ ستمبر سے پہلے واپس کر دیئے جائیں۔ رومانوی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ وہ ٹرانسلوینیا کا علاقہ ہنگری کو نہیں دیں گے۔ خیال ہے۔ کہ رومانیہ میں پھر قومی حکومت قائم کی جائیگی۔ شاہ کیرول نے اس سلسلہ میں قومی لیڈروں سے ملاقات کی ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ایک طرف وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

بار بار امام آنے کی ضرورت

کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کے مطابق اپنی اولاد میں سے متواتر امام بنائے جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف مکہ سے تعلق رکھنے والے سلسلہ کے متعلق یوں دعا فرماتے ہیں۔ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم۔ کہ اے میرے رب ان میں ایک رسول بھیج۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ یہاں انہوں نے صرف ایک رسول مبعوث کئے جانے کی کیوں دعا کی۔ جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایک رسول کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیا ہمیشہ رسولوں کی محتاج رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ میری امامت کبھی اچھے نتیجے پیدا نہیں کر سکتی جب تک میری اولاد میں سے بھی امام نہ ہوں اور جبتک ہدائت کا وہ بیج جو میرے ہاتھوں سے بویا جائے۔ اس کا بعد میں بھی نشو ونما نہ ہوتا رہے۔ میں تو امام ہو گیا لیکن اگر بعد میں دنیا گمراہ ہو گئی تو میری امامت کیا نتیجہ پیدا کرے گی۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو آپ کی ذریت سے تعلق رکھنے والے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ ان کے متعلق بھی قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ

قیامت کے دن

جب خدا تعالےٰ ان سے پوچھے گا۔ کہ تیری قوم جس شرک میں مبتلا ہوئی کیا اس کی تو نے لوگوں کو تعلیم دی تھی اور کیا تو نے یہ کہا تھا۔ کہ میری اور والدہ کی پرستش کرو۔ تو اس کے جواب میں وہ کہیں گے وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (المائدہ ع ۱۶) کہ جب تک میں ان میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا مگر جب مجھے وفات دے دی گئی۔ تو حضور پھر میں کیا کر سکتا تھا۔ اور مجھے کیونکر معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ میری قوم بگڑ گئی ہے گویا

حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی یہ امر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

نبی کا اثر ایک عرصہ تک

ہی چلتا ہے اس کے بعد اگر قوم بگڑ جاتی ہے تو کنت انت الرقیب علیھم خدا تعالےٰ کو ان کی ہدائت کا کوئی اور سامان کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی تصدیق ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی۔ کہ ومن ذریتی یعنی میری ذریت میں سے بھی ایسے لوگ ہونے چاہئیں۔ ورنہ دنیا کی ہدائت قائم نہیں رہ سکتی۔

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان ایک اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا دو۔ یہ اس بات کے شاہد ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی۔ کہ دنیا میں ہدائت کے قیام کے لئے متواتر اماموں کا ہونا ضروری ہے۔ جب متواتر اماموں کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے بغیر ہدائت قائم نہیں رہ سکتی۔ تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کے کیا معنی ہوئے کہ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم اے میرے رب ان میں

ایک رسول

بھیج۔ پھر تو انہیں یہ دعا مانگنی چاہیے تھی۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسلاً منھم یتلون علیھم آیاتک ویعلمونھم الکتاب والحکمۃ ویزکونھم کہ اے میرے رب ان میں بہت سے انبیاء بھیجو۔ جو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر انہیں سنائیں۔ اور تیری شریعت کے احکام اور ان کی حکمتیں انہیں بتائیں۔ اور انہیں اپنی قوت قدسیہ سے پاک کرتے رہیں۔ مگر وہ تو یہی دعا کرتے ہیں۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم اے میرے رب ان میں ایک رسول بھیج۔ یتلوا علیھم آیاتک وہ تیری آیتیں پڑھے نہ کہ پڑھیں و یعلمھم الکتاب والحکمۃ اور وہ ان کو کتاب اور حکمت سکھائے نہ کہ سکھائیں۔ ویزکیھم اور وہ ان کو پاک کرے۔ نہ کہ پاک کریں۔ مگر خود ہی دوسرے موقعہ پر

دعا کے ذریعہ

اس امر کا اقرار کر چکے ہیں۔ کہ میری نبوت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک میری اولاد میں سے بھی انبیاء نہ ہوں۔ اور جب تک نبیوں کا ایک لمبا سلسلہ دنیا میں قائم نہ ہو۔ اس ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کیوں دعا کی۔ کہ ان میں ایک نبی مبعوث کیجئو۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کو اگر ہم قرآن کریم سے ہی حل نہ کر سکیں تو

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خطرناک الزام

آتا ہے۔ کہ انہوں نے ایک ایسی دعا کی جس سے دنیا کو ہدائت کامل نہیں مل سکتی تھی۔ اور دنیا کے لئے نور کا ایک رستہ کھولتے ہوئے انہوں نے اسے معاً بند کر دیا۔ یہ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذہن آگے کی طرف گیا ہی نہیں۔ انہوں نے صرف یہ چاہا۔ کہ میرے بعد ایک نبی آجائے۔ اور آئندہ کے متعلق وہ خود دعا کرتا رہے۔ مگر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری دعا

نے بتا دیا۔ کہ ان کے دل میں یہ خیال آیا۔ اور انہوں نے اس کے متعلق دعا بھی کی۔ چنانچہ فرمایا ومن ذریتی کہ میری اولاد میں سے بھی ائمہ ہوتے رہیں۔ تو یہ کہنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بعد کے زمانہ کی ضروریات کی طرف ذہن ہی نہیں گیا بالکل غلط ہے کیونکہ ان کی دوسری دعا نے بتا دیا کہ انہیں قیامت تک لوگوں کی ہدائت کا خیال تھا۔ اور جب انہیں اس امر کا خیال تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ ائمہ کا ہمیشہ آتے رہنا ضروری ہے۔ تو پھر اس دعا پر انہوں نے کیوں کفائت کی۔ کہ خدایا ان میں ایک رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ پڑھ کر سنائے انہیں کتاب اور حکمت سکھائے۔ اور انہیں پاک کرے۔ اس

سوال کا جواب

ہمیں قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۂ جمعہ میں اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

یہ وہی الفاظ ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے استعمال کئے تھے فرماتا ہے۔ وہ خدا

بڑی بلند شان والا

ہے۔ جس نے ابراہیمؑ کی دعا کو سنکر امیین میں اپنا رسول مبعوث کیا۔ یتلوا علیھم آیاتہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ ویزکیھم اور ان کو پاک کرتا ہے ویعلمھم الکتاب والحکمۃ اور ان کو آسمانی کتاب سمجھاتا۔ اور شرائع کی باریک در باریک حکمتیں بتاتا ہے

یہ بتا کر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہو گئی۔ اور اب اس

اعتراض کا ازالہ

کرتا ہے۔ جو بعض طبائع میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا نامکمل ہے۔ کیونکہ جہاں اپنی اولاد کے متعلق عام دعا انہوں نے یہ کی تھی کہ ان میں متواتر رسول آتے رہیں وہاں مکہ والوں کے متعلق انہوں نے صرف یہ دعا کی۔ کہ ان میں سے ایک رسول مبعوث ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ ان دعاؤں میں بے شک

ایک فرق

ہے۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ابراہیمی اولاد کے بعض حصوں میں ایسے نبی آنے تھے جنہوں نے اپنی ذات میں مستقل ہونا تھا۔ مگر ابراہیمؑ نے مکہ والوں کے متعلق جو دعا کی وہ صرف ایسے رسول کے متعلق تھی۔ جس نے ایک ہی ہونا تھا۔ اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آئندہ دُنیا میں ہمیشہ اس کے اظلال واتباع پیدا ہوتے رہیں۔ پس چونکہ یہ خدا کا فیصلہ تھا۔ کہ اُس رسُول نے بار بار متبع اظلال کے ذریعہ دُنیا میں ظاہر ہوتے رہنا ہے۔ اس لئے بالفاظ دیگر اماموں کا سلسلہ بھی ہمیشہ قائم رہنا تھا۔ اور رسُول بھی ایک ہی رہنا تھا۔ کیونکہ ان کی امامت اور رسالت جدا گانہ نہیں ہونی تھی۔ بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت میں شامل ہونی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس دُعا کے نتیجہ میں چونکہ ایک ایسا رسُول آنا مقدر تھا جس نے بار بار اپنے اظلال کے ذریعہ دُنیا میں آنا تھا۔ اس لئے رسلاً کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ رسولاً ہی کہنا چاہیئے تھا۔ تو آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اس اعتراض کا جواب دے دیا گیا ہے۔ کہ جہاں انہوں نے اپنی اولاد کے متعلق عام دُعا کی۔ وہاں تو اُن میں بار بار رسُول اور امام بھیجنے کی التجا کی۔ مگر جہاں مکہ والوں کے متعلق خاص طور پر دعا کی۔ تو وہاں صرف ایک رسُول بھیجنے کی دُعا کردی ✽

اس

اعتراض کا جواب

اللہ تعالےٰ نے یہ دیا ہے۔ کہ بے شک مکہ والوں کے متعلق انہوں نے بھی دعا کی تھی۔ کہ ان میں ایک رسُول آئے۔ مگر اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ یہ رسول ایسا کامل تھا۔ کہ اس پر اس قسم کی موت آہی نہیں سکتی تھی۔ کہ اس کی تعلیم کا اثر لوگوں کی طبائع پر سے کلیۃً جاتا رہے۔ بلکہ مقدر یہ تھا۔ کہ جب بھی طبعی طور پر یہ اثر جاتا رہے گا۔ خدا اسی رسُول کو دوبارہ مبعوث کردے گا۔ اور چونکہ اس رسُول نے اپنے متبع اظلال کے ذریعہ بار بار دُنیا میں آنا تھا۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت سے رسُول مانگنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ غرض اللہ تعالےٰ نے بتا دیا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دُعا کی تھی کہ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم تو اس رسولاً منھم سے مراد خاتم النبیین تھا۔ اور چونکہ خاتم النبیین کی نبوت میں بعد میں آنے والے تمام نبیوں اور رسولوں کی نبوت شامل تھی۔ اس لئے یہ ضرورت ہی نہ تھی۔ کہ رسولاً منھم کی بجائے رسلاً منھم کہا جاتا۔ پس ہمیں اس آیت سے یہ نکتہ معلوم ہوا۔ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت

اپنی ذات میں ہی بعد میں آنے والے رسولوں اور اماموں کی خبر دیتی تھی۔ آپ کے علاوہ دُنیا میں اور کوئی ایسا رسُول نہیں جو اپنی ذات میں آنے والے انبیاء کی خبر دیتا ہو۔ موسےٰ کا نفس اپنی ذات میں منفرد تھا۔ داؤد کا نفس اپنی ذات میں منفرد تھا۔ اسی طرح اور انبیاء کے نفوس اپنی اپنی ذات میں منفرد تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد انبیاء آئے۔ مگر وہ اُن کے ظل نہیں تھے۔ بلکہ تابع تھے۔ عیسیٰ موسیٰ کے ظل ان معنوں میں نہیں تھے۔ جن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل ہیں۔ یوں تو ظل پہلوں کے بھی ہوتے رہے ہیں۔ مگر اس ظلیت کے معنے صرف مشابہت کے ہوا کرتے تھے۔ جیسے حضرت عیسےٰ علیہ السلام الیاس کے ظل تھے۔ مگر ظل کے یہ معنے نہیں تھے۔ کہ وُہ الیاس کے ماتحت تھے۔ وہاں ایک تابع ہو سکتا تھا۔ جو ظل نہ ہو۔ اور ایک ظل ہو سکتا تھا۔ جو تابع نہ ہو عیسےٰ ظل تھے الیاس کے۔ مگر الیاس کے تابع نہ تھے۔ بلکہ تابع وُہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہی تھے۔ تو ظلیت اور اتباع الگ الگ چیزیں ہوا کرتی تھیں

ظلیت کے معنے

صرف "اُس جیسا" کے ہوا کرتے تھے جیسے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے خبر دی۔ کہ میرے بعد ایک میرے جیسا رسُول آئے گا۔ اب اس سے مراد رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ مگر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ کے تابع نہیں تھے۔

پس پہلے انبیاء میں یہ ہو سکتا تھا کہ ایک نبی کسی دُوسرے نبی کا ظل تو ہو۔ مگر تابع نہ ہو۔ یا تابع تو ہو۔ مگر ظل نہ ہو جیسے حضرت عیسےٰ علیہ السلام تابع تھے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے۔ مگر وُہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ظل نہیں تھے۔ اسی طرح وُہ ظل تھے الیاس کے۔ مگر وُہ ان کے تابع نہ تھے۔ بلکہ تابع حضرت موسےٰ علیہ السلام کے تھے ✽

مگر یہاں جو خبر دی گئی ہے۔ کہ وَّآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ اس میں کام بھی وُہی رکھا گیا ہے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ اور نام بھی وُہی رکھا گیا ہے۔ جو آپ کا تھا۔ کیونکہ فرمایا وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ وُہی رسُول پھر آخرین میں مبعوث ہوگا۔ اور

"وُہی رسُول" کے معنے

یہی ہو سکتے ہیں۔ کہ صفات بھی ویسی ہوں گی۔ کام بھی وُہی ہوگا۔ اور نام بھی وُہی ہوگا۔ گویا صفات کے لحاظ سے وُہ ظل ہوگا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اور کاموں کے لحاظ سے وُہ تابع ہوگا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ جس طرح وُہ نمازیں پڑھا کرتے تھے اسی طرح یہ نمازیں پڑھے گا۔ جس طرح وُہ روزے رکھا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ روزے رکھیگا۔ جس طرح وُہ زکوٰۃ دیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ زکوٰۃ دیگا جس طرح وُہ احکام الٰہیہ پر چلتے تھے۔ اسی طرح یہ احکام الٰہیہ پر چلے گا۔ یہ تابعیت ہے۔ جو اسے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل ہوگی۔ اور دوسری طرف جو آپ کی خصلتیں ہوں گی۔ وُہی اس کی خصلتیں ہوں گی۔ اور جو آپ کے اخلاق ہوں گے۔ وُہی اس کے اخلاق ہوں گے۔ اور یہ اس کے ظل ہونے کا ثبوت ہوگا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے الیاس والے کام نہیں کئے۔ الیاس نے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق تعلیم دی۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق تعلیم دی۔ پس گو وُہ ظل تھے الیاس کے۔ مگر الیاس کے تابع نہیں تھے۔ بلکہ تابع حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ہی تھے۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرما دیا۔ کہ آپ کی نیابت میں جو لوگ کھڑے ہوں گے۔ وُہ آپ کے ظل بھی ہونگے اور آپ کے تابع بھی ہوں گے۔ اور یہ دونوں باتیں ان میں پائی جاتی ہوں گی۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بارہا اپنے متعلق یہ ذکر فرمایا ہے۔ کہ میں

امتی نبی

ہوں۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقطۂ نگاہ سے میں امتی ہوں۔ مگر تم لوگوں کے نقطۂ نگاہ سے میں نبی ہوں۔ جہاں میرے اور تمہارے تعلق کا سوال آئیگا وہاں تمہیں میری حیثیت وہی تسلیم کرنی پڑے گی۔ جو ایک نبی کی ہوتی ہے جس طرح نبی پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح مجھ پر ایمان لانا ضروری ہوگا۔ جس طرح نبی کے احکام کی اتباع فرض ہوتی ہے۔ اسی طرح میرے احکام کی اتباع تم پر فرض ہوگی۔ مگر جب میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مونہہ کرکے کھڑا ہوں گا۔ تو اس وقت میری حیثیت ایک امتی کی ہوگی۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فرمان میرے لئے واجب التعمیل ہوگا۔ اور آپ کی رضا اور خوشنودی کا حصول میرے لئے ضروری ہوگا۔ گویا جس طرح ایک ہی وقت میں

دادا اور باپ اور پوتا

اکٹھے ہوں۔ تو جو حالت ان کی ہوتی ہے وُہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ ایک باپ جب اپنے باپ کی طرف منہ کرتا ہے۔ تو وہ باپ کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ بیٹے کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن وہی باپ جب اپنے بیٹے کی طرف مونہہ کرکے کھڑا ہوتا ہے تو اسکی حیثیت باپ کی ہو جاتی ہے اور بیٹے کا فرض ہوتا ہے کہ اسکا ہر حکم مانے۔ بیٹا یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب تم اپنے باپ کیطرف منہ کرکے کھڑے تھے تو اس وقت تمہاری حیثیت جب بیٹے کی تھی۔ نہ کہ باپ کی۔ تو اب تمہاری حیثیت باپ کی کس طرح ہو گئی ہے کیونکہ اب اس کا مُنہ اپنے باپ کی طرف نہیں۔ بلکہ اپنے بیٹے کی طرف ہوگا۔ یہی حیثیت اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی عطا فرمائی ہے۔ وُہ امتی بھی ہیں اور نبی بھی۔ وُہ نبی ہیں ہم لوگوں کی نسبت سے اور وُہ امتی ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے۔ عیسےٰ نبی تھے موسیٰ کی طرف مونہہ کرکے بھی۔ صرف اپنی امت کی طرف مُونہہ کرکے ہی نبی نہیں تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح داؤد نبی تھے موسے کی طرف مونہہ کر کے بھی صرف اپنی امت کی طرف مونہہ کر کے نبی نہیں تھے۔ اسی طرح سلیمانؑ۔ ذکریاؑ اور یحییٰ نبی تھے موسےؑ کی طرف مونہہ کر کے بھی۔ یہ نہیں کہ صرف اپنی امت کی طرف مونہہ کر کے نبی ہوں۔ اور موسے کی طرف مونہہ کر کے امتی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ یہ عجیب قسم کی نبوت جاری ہوئی۔ کہ ایک ہی نبی جب ہماری طرف مخاطب ہوتا ہے تو وہ نبی ہوتا ہے۔ اور جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے۔ تو امتی بن جاتا ہے۔ اور وہ کسی ایسے کام کا دعویدار نہیں ہوسکتا۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہیں کیا۔ بلکہ اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ اسی کام کو چلائے جس کام کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چلایا۔ کیونکہ فرماتا ہے۔ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اللہ تعالیٰ اسے آخرین میں بھی مبعوث کرے گا۔ جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ گویا

محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوبارہ بعثت

ہوگی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دو کام نہیں ہوسکتے۔ وہی کام جو آپ نے پہلے زمانہ میں کئے وہی آخری زمانہ میں کریں گے۔ اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مسیح ناصری کے بھی ظل یا مثیل تھے۔ مگر آپ سے ان کو صرف ظلیت کا تعلق تھا۔ تابعیت کا نہیں۔ کیونکہ گو آپ کو نام مسیح کا دیا گیا تھا۔ کام مسیح کا نہیں دیا گیا تھا۔ کام آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سپرد کیا گیا تھا جیسا کہ سورۂ جمعہ سے ثابت ہے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کو جو مشابہت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے۔ وہ زیادہ شدید ہے بہ نسبت اس کے جو آپکو مسیح ناصری سے حاصل ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ابن مریم ہوا کرے کوئی
مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

پس ہماری جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتی ہے اس کے افراد کو یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یا تو وہ یہ دعوے کریں کہ حضرت مرزا صاحب کو وہ کوئی ایسا نبی سمجھتے ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اور آپ کی غلامی سے آزاد ہو کر مقام نبوت حاصل کیا ہے اس صورت میں وہ بے شک کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ہمارا نبی آزاد ہے۔ اس لئے ہم نئے قانون بنائیں گے۔ اور جو کام ہماری مرضی کے مطابق ہوگا وہی کریں گے۔ اس کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کریں گے۔ پس اگر ہمارا یہ عقیدہ ہو کہ ہمارا نبی مستقل ہے۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اور آپ کے احکام کی اتباع سے آزاد ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا صحابہ رضؓ کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت نہیں۔ جو باتیں ہمیں اچھی لگیں گی۔ اور جو ہماری مرضی کے مطابق ہوں گی۔ صرف ان میں حصہ لینگے باقی کسی میں حصہ نہیں لیں گے۔ لیکن اگر ہمارا یہ دعوے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۂ جمعہ کے مطابق امتی نبی ہیں۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی وہ رسولؐ ہیں جن کی نبوت و رسالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت شامل ہے تو پھر ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کام کئے وہی کام مسیح موعود کے بھی سپرد ہیں۔ اور جو کام صحابہ نے کئے وہی کام

جماعت احمدیہ کے ذمہ

ہیں مگر میں تعجب سے دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو ہماری جماعت کے دوست یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کامل ظل اور امتی نبی ہیں۔ اور وہی شریعت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی اسی کو دوبارہ قائم کرنا ہماری جماعت کا فرض ہے۔ اور دوسری طرف جماعت کا ایک حصہ

صحابہ کے طریق عمل کی جگہ ایک نئی راہ

پر چلنا چاہتا ہے۔ اور اس راستہ کو اختیار ہی نہیں کرتا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ نے اختیار کی۔ گویا ان کی مثال بالکل شتر مرغ کی سی ہے۔ کہ جہاں درجوں اور انعامات کا سوال آتا ہے وہاں تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کوئی الگ وجود نہیں۔ بلکہ آپ کی بعثت درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ ہے۔ اس وجہ سے جو صحابہ کا مقام وہی ہمارا مقام۔ چنانچہ وہ اس قسم کے استدلال کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ (الواقعہ ع ۲ [۱۵]) کہ جیسے اولین میں سے ایک بہت بڑی جماعت نے خدا کا قرب حاصل کیا اسی طرح آخرین خدا کی بہت بڑی رحمتوں کے مستحق ہوں گے۔ پس جیسے صحابہ رضؓ کی جماعت تھی ویسی ہی ہماری جماعت ہے جیسے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولےٰ سے مستفیض ہوئے۔ اسی طرح ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ سے مستفیض ہوئے۔ پس ہم میں اور صحابہ میں کوئی فرق نہیں۔ مگر جب قربانی کا سوال آتا ہے۔ تو ایسے لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ زمانہ اور تھا۔ اور یہ زمانہ اور ہے۔ گویا وہ

بالکل شتر مرغ کی طرح

ہیں۔ جو اپنی دونوں حالتوں سے فائدہ تو اٹھا لیتا ہے۔ مگر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کسی شتر مرغ سے کسی نے کہا کہ آؤ تم پر اسباب لادیں۔ کیونکہ تم شتر ہو (شتر کے معنی اونٹ ہیں اور مرغ کے معنی ہیں پرندہ) وہ کہنے لگا کیا پرندوں پر بھی کسی نے اسباب لادا ہے؟ اس نے کہا اچھا تو پھر اڑ کر دکھاؤ کہنے لگا۔ کبھی اونٹ بھی اڑا کرتے ہیں پس جس طرح شتر مرغ اڑنے کے وقت اونٹ بن جاتا ہے۔ اور اسباب لادتے وقت پرندہ۔ اسی طرح ہماری جماعت کا جو حصہ کمزور ہے کرتا ہے۔ یعنی جب قربانی کا وقت آتا ہے تو وہ کہتا ہے ہمارا حال اور ہے اور صحابہ کا حال اور۔ مگر جب درجوں اور انعامات اور جنت کی نعماء کا سوال آتا ہے تو کہتا ہے سبحان اللہ حضرت صاحب تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل تھے۔ پس

جو حال صحابہ رضؓ کا وہی حال ہمارا

میں نے پہلے بھی بتایا ہے۔ کہ کوئی پوربیا مر گیا تھا۔ پوربیے عام طور پر دھوبی ہوتے ہیں۔ اس کی عورت نے باقی دھوبیوں کو اطلاع دی۔ اور سب اکٹھے ہو گئے۔ رسم و رواج کے مطابق عورت نے ان سب کے سامنے رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ ان میں طریق یہ ہے کہ جب کوئی مر جاتا ہے۔ تو عورتیں اور لڑکیاں اکٹھی ہو کر بیٹھتی ہیں اور مرد انہیں تسلی دیتے ہیں۔ اس پوربیے کی عورت نے بھی رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ اور روتے روتے اس قسم کی باتیں شروع کیں۔ کہ ارے اس نے فلاں جگہ سے اتنا روپیہ لینا تھا۔ اسے اب کون وصول کریگا۔ ایک پوربیا آگے بڑھ کر کہنے لگا۔ اری ہم رہی ہم۔ وہ کہنے لگی ارے اس نے ادھیار سے پر گائے دی ہوئی تھی۔ اب اسے کون لائیگا۔ وہی پوربیا پھر بولا اور کہنے لگا اری ہم رہی ہم۔ پھر وہ روئی اور کہنے لگی ارے اسکی تین ماہ کی تنخواہ مالک کے ذمہ تھی۔ اب وہ کون وصول کرے گا۔ وہ پوربیا پھر آگے بڑھا اور کہنے لگا اری ہم رہی ہم۔ پھر وہ عورت رو کر کہنے لگی۔ ارے اس نے فلاں کا دو سو روپیہ قرض دینا تھا اب وہ قرض کون دے گا۔ اس پر وہ پوربیا باقی قوم کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ ارے بھئی میں ہی بولتا جاؤں گا یا برادری میں سے کوئی اور بھی بولے گا۔ ان کمزور احمدیوں کی بھی یہی حالت ہے۔ جہاں جنت کی نعماء اور مدارج کا سوال آتا ہے۔ وہاں تو کہتے ہیں۔ ارے ہم رہے ہم۔ مگر جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ صحابہ رضؓ نے بھی قربانیاں کی تھیں تم بھی قربانیاں کرو تو کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہم ہی بولتے جائیں یا برادری میں سے کوئی اور بھی بولیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ حالت بالکل غیر معقول ہے۔ اور اسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مستقل نبی تھے۔ تو بے شک کسی نئی شریعت۔ نئے نظام اور نئے قانون کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع اور امتی نبی ہیں۔ تو پھر جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا حال تھا۔ وہی مسیح موعود کا حال ہے۔ اور جو اُن کے صحابہ رضہ کا حال تھا۔ وہی ہمارا حال ہے۔ مگر یہ کمزور لوگ جب اپنی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ تو اس وقت تو قرآن کریم کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پڑھ پڑھ کر اپنے سر ہلاتے چلے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ انعام بھی ہے۔ اور ہمارے لئے وہ انعام بھی ہے۔ مگر

جب کام کا سوال آتا ہے

تو کوئی یہ کہنے لگ جاتا ہے۔ کہ اگر میں کام پر گیا۔ تو میری دوکان خراب ہو جائے گی۔ اور کوئی یہ عذر کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ میں اپنے بیوی بچوں کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ حالانکہ صحابہ رضہ کی بھی دوکانیں تھیں۔ اور صحابہ رضہ کے بھی بیوی بچے تھے۔ مگر انہوں نے ان باتوں کی کوئی پروا نہیں کی تھی۔ پھر اگر ہم بھی صحابہ رضہ کے نقش قدم پر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر۔ تو ان باتوں سے ڈرنے۔ اور گھبرانے کے معنے کیا ہوئے۔ ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظل۔ اور آپؐ کے تابع تھے۔ اُن کی تمام عزت۔ اور اُن کا تمام رُتبہ اسی میں تھا۔ کہ خدا نے ان کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عکس بنا دیا تھا۔ اور وہ اسی کام کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ جس کام کے لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے مبعوث ہوئے۔ بلکہ قرآنی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ زندہ ہو کر تشریف لے آئے اور یہ ایک بہت بڑی عزت کی بات ہے۔ مگر ساتھ ہی بہت بڑی ذمہ واری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر

محمد صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ زندہ ہو کر تشریف لے آئے

ہیں۔ تو صحابہ رضہ کو بھی تو دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آ جانا چاہیئے۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ کام کئے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے تھے۔ تو ہمارے کام وہ ہیں۔ جو صحابہ رضہ نے کئے۔ صحابہ رضہ کو ہر سال چار چار پانچ پانچ لڑائیاں لڑنی پڑتی تھیں۔ اور بعض لڑائیوں میں مہینہ ڈیڑھ مہینہ صرف ہو جاتا تھا۔ گویا بعض سالوں میں انہیں آٹھ آٹھ نو نو مہینے گھروں سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ پھر انہیں کوئی گزارہ نہیں ملتا تھا۔ دال روٹی اور نمک کے لئے بھی پیسہ تک نہیں ملتا تھا۔ بیوی کا کام تھا۔ کہ وہ بعد میں اپنی روزی آپ کمائے۔ اور جانے والوں کا فرض تھا۔ کہ وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ حتّٰی کہ لڑائی پر جانے والوں کو راشن تک نہیں ملتا تھا۔ بلکہ ہر شخص کا فرض ہوتا تھا کہ وہ اپنی روٹی کا آپ انتظام کرے۔ اس کے مقابلہ میں میں دیکھتا ہوں۔ ہماری جماعت میں ان باتوں کا احساس ہی نہیں یہ تو میں نہیں کہتا۔ کہ سب میں احساس نہیں۔ مگر بہر حال جن کے دلوں میں یہ احساس ہے۔ ان کے مقابلہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں۔ جن کے دلوں میں کوئی احساس نہیں۔ اور اس وجہ سے ہم محض اس بات سے تسلی نہیں پا سکتے۔ کہ جماعت کے ایک حصہ میں ان باتوں کا احساس ہے۔ جب تک

جماعت کا ایک حصہ

ہمیں ایسا بھی نظر آتا ہے۔ جو ابھی احساس سے بالکل خالی ہے۔ اور دعوے یہ کرتا ہے۔ کہ اسے صحابہ رضہ کی مماثلت حاصل ہے۔ خواہ وہ کتنا بھی تھوڑا ہے۔ جب تک اس کے اس غیر معقول رویہ کی اصلاح نہ کی جائے گی۔ اس وقت تک ہم چین اور آرام سے نہیں بیٹھ سکتے۔

میں نے سب

نوجوانوں کی اصلاح

اور دوسروں کو مفید دینی کاموں میں لگانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی تھی۔ مگر ان کی رپورٹ ہے۔ کہ بعض نوجوان ایسے ہیں۔ کہ جب ہم کوئی کام ان کے سپرد کرتے ہیں۔ تو پہلا قدم ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کام کے کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر زور دیا جائے۔ تو وہ مان تو لیتے ہیں اور کہتے ہیں اچھا ہم یہ کام کریں گے۔ مگر پھر دوسرا قدم ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کام کو کرتے نہیں۔ یہی کہتے رہتے ہیں۔ کہ ہم کریں گے۔ کریں گے۔ مگر عملی رنگ میں کوئی کام نہیں کرتے۔ اس کے بعد جب ان کے لئے سزا مقرر کی جاتی ہے۔ تو وہ اس سزا کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم استعفےٰ دے دیں گے۔ مگر سزا برداشت نہیں کریں گے۔ اس قسم کے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ وہ

سچے احمدی نہیں

کیا منافقوں کے سوا مخلص صحابہ رضہ میں سے تم کوئی مثال ایسی پیش کر سکتے ہو کہ ان میں سے کسی نے کام کرنے سے اس طرح انکار کر دیا ہو۔ یا کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس بات کو برداشت کیا؟ پھر اس جماعت میں سے ایسا نمونہ دکھانے والوں کو ہم صحابہ رضہ کا نمونہ کس طرح قرار دے سکتے ہیں۔ ہم تو ان کو انہی میں شامل کریں گے۔ جو صحابہ رضہ کے زمانہ میں ایسے کام کرتے رہے ہیں۔ یعنے منافق لوگ۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس زمانہ میں تلوار کا جہاد تھا۔ اور آج تلوار کا جہاد نہیں۔ لیکن

ہر زمانہ کا جہاد الگ ہوتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تلوار کا جہاد تھا۔ اور ممکن ہے۔ اس قسم کے لوگ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ اگر کبھی وقت تلوار کے جہاد کا موقعہ آیا۔ تو وہ سب سے آگے آگے ہونگے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ اگر کبھی تلوار کے جہاد کا موقعہ آیا۔ تو ایسے لوگ سب سے پہلے بھاگنے والے ہوں گے۔ پس جب وہ کہتے ہیں۔ کہ یہاں کونسا تلوار کا جہاد ہو رہا ہے اگر تلوار کا جہاد ہو۔ تو وہ شامل ہو جائیں تو یا تو وہ اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہیں یا جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور میرے خیال میں تو وہ جھوٹ ہی بول رہے ہوتے ہیں کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص مہینہ میں دو دو دن دوکان بند کرنے کے لئے تو تیار نہ ہو۔ اور وہ جہاد کے لئے سال میں سے آٹھ ماہ گھر سے باہر رہ سکتا ہو۔ یہ فیصلہ کرنا کہ اس زمانہ میں کس قسم کے جہاد کی ضرورت ہے۔ خدا کا کام ہے اور یہ خدا کا اختیار ہے۔ کہ وہ چاہے تو ہمارے ہاتھ میں تلوار دے دے۔ چاہے۔ تو قلم دے دے۔ اور چاہے تو تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا جہاد مقرر کر دے اور اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں رکھا۔ بلکہ

تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا جہاد

رکھا ہے۔ اور یہی وہ جہاد ہے۔ جس کا سورۂ جمعہ کی ان آیات میں ذکر ہے جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ یتلوا علیھم اٰیاتہٖ میں ہر مومن کا یہ فرض مقرر کیا گیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے سامنے نشاناتِ الٰہیہ کو بیان کرے۔ یعنی انہیں تبلیغ کرے۔ یزکیھم میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ انہیں پاک کرے یعنی دعاؤں کے ذریعہ تزکیہ نفوس کرے۔ یا یزکیھم کے ایک معنی یہ بھی ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو بڑھائے۔ اگر وہ دنیوی علوم میں دوسروں سے پیچھے ہوں تو اس میدان میں ان کو آگے لے جائے۔ تعداد میں کم ہوں۔ تو تعداد میں بڑھائے۔ مالی حالت کمزور ہو۔ تو اس میں بڑھائے۔ غرض جس رنگ میں بھی کمی ہو۔ انہیں بڑھاتا چلا جائے۔ گویا لوگوں کی مالی اور اقتصادی ترقی میں حصہ لے۔

یعلّمھم الکتاب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ان کو قرآن سکھائے۔ والحکمۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ احکام شریعت کی حکمتوں اور ان کے اسرار سے لوگوں کو آگاہ کرے اس آیت کے اور بھی معنے ہیں جن کو میں نے تفصیل کے ساتھ اپنی اس تقریر میں بیان کیا ہوا ہے جو خلافت کے آغاز میں میں نے کی تھی اور جو "منصب خلافت" کے نام سے چھپی ہوئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن یہ پانچ موٹی موٹی باتیں ہیں (۱) تبلیغ کرنا (۲) قرآن پڑھانا (۳) شرائع کی حکمتیں بتانا (۴) اچھی تربیت کرنا (۵) قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کرکے انہیں آگے ترقی کے میدان میں بڑھانا۔

یہ

پانچ ذمہ واریاں

صحابہ پر تھیں۔ اور یہی پانچوں ذمہ واریاں ہم پر عائد ہیں۔ تبلیغ ہمارے ذمہ ہے تعلیم ہمارے ذمہ ہے۔ احکام کی حکمتیں بتانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کی درستی اور اس کی پستی کو دور کرنا ہمارے ذمہ ہے اگر ہم یہ پانچ کام نہیں کرتے۔ تو ہم جھوٹے اور کذاب ہیں۔ اگر ہم اپنے آپ کو صحابی کہتے ہیں۔ انہی کاموں میں سے ایک کام کے متعلق میں نے کچھ عرصہ ہوا قادیان کی جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ اور میں نے کہا تھا۔ کہ کم سے کم قادیان میں کوئی ان پڑھ نہیں رہنا چاہیئے مگر خدام الاحمدیہ کی طرف سے مجھے رپورٹ ملی ہے۔ کہ جہاں باقی سب محلوں نے کام ختم کر لیا ہے۔ وہاں

مسجد فضل سے تعلق رکھنے والے

تعاون نہیں کر رہے۔ (اس سے مراد دار الفضل والے نہیں۔ بلکہ وہ محلہ ہے جسے محلہ ارائیاں بھی کہتے ہیں۔) اس محلہ کے لوگ نہ تو نمازوں کے لئے باقاعدہ جمع ہوتے ہیں نہ پڑھانے کے لئے جاتے ہیں۔ اور نہ ہی پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اسی طرح مجھے بیس لوگوں کی ایسی لسٹ دی گئی ہے۔ جنہیں اس محلہ کے ان پڑھوں کو تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی عذر کر دیا اور کسی نے کوئی اور جس نے مان بھی لیا۔ وہ بھی پڑھانے کے لئے نہیں گیا۔ اور جب ان میں سے بعض کو کہا گیا۔ کہ تمہیں اس جرم کی سزا دی جائے گی۔ تو ان میں سے دو نے کہا ہم خدام الاحمدیہ سے استعفیٰ دے دیں گے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ وہ خدام الاحمدیہ سے استعفیٰ نہیں دے سکتے۔ بلکہ انہیں

احمدیت سے استعفیٰ

دینا پڑے گا۔ یہ پانچ کام ہیں جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کئے یہی پانچ کام ہیں جو صحابہ نے کئے۔ اور یہی پانچ کام ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے۔ ہر شخص جو یتلوا علیھم اٰیاتہ کے مطابق

تعلیم قرآن

کا کام نہیں کرتا۔ بلکہ تعلیم قرآن کے کام سے گریز کرتا ہے۔ وہ اس سے گریز نہیں کرتا بلکہ احمدیت سے گریز کرتا ہے۔ ہر شخص جو تبلیغ سے گریز کرتا ہے وہ تبلیغ سے گریز نہیں کرتا بلکہ احمدیت سے گریز کرتا ہے۔ ہر شخص جو دوسروں کی تربیت سے گریز کرتا ہے وہ تربیت کرنے سے گریز نہیں کرتا بلکہ احمدیت سے گریز کرتا ہے۔ ہر شخص جو شرائع کی حکمتیں بتانے سے گریز کرتا ہے وہ شرائع کی حکمتیں بتانے سے گریز نہیں کرتا۔ بلکہ وہ احمدیت سے گریز کرتا ہے اور ہر شخص جو تزکیہ نفوس یا جماعت کی اقتصادی اور مالی ترقی کی تجاویز میں حصہ لینے سے گریز کرتا ہے۔ وہ تزکیہ نفوس یا جماعت کی اقتصادی اور مالی ترقی کی تجاویز میں حصہ لینے سے گریز نہیں کرتا بلکہ احمدیت سے گریز کرتا ہے۔ ایسے شخص کی نہ احمدیت کو کوئی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اور نہ اس کے لئے کوئی وجہ ہے۔ کہ وہ احمدیت میں داخل رہے وہ یہ کہہ کر کہ وہ احمدی ہے

اپنے نفس کو دھوکا

دیتا ہے۔ یا اگر اپنے نفس کو دھوکا نہیں دیتا تو جھوٹا اور مکار ہے۔ اور ہرگز اس قابل نہیں کہ وہ مومنوں کی جماعت میں شامل رہ سکے۔ یہ پانچ کام ضروری ہیں۔ اور جماعت کے ہر فرد کو ان میں حصہ لینا پڑے گا۔ اور جب تک وہ طوعاً یا کرہاً ان کاموں میں حصہ نہیں لیں گے۔ وہ کبھی

صحیح معنوں میں صحابہؓ کے مثیل

نہیں کہلا سکیں گے۔ آخر تمہیں غور کرنا چاہیئے کہ کیا صحابہ اپنی مرضی سے ہی تمام کام کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی مرضی سے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام کی متابعت میں تمام کام کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جہاد کے لئے چلو۔ اور سب چل پڑتے تھے۔ اور جو نہ چلتا تھا اسے جبری طور پر لے جایا جاتا تھا۔

میں نے چاہا تھا۔ کہ طوعی طور پر جماعت کو ان قربانیوں میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے ساری جماعت طوعی طور پر

قربانی کرنے کے لئے

تیار نہیں۔ بلکہ اس کا ایک حصہ منافقوں پر مشتمل ہے۔ اور وہ ہمیں اس بات پر مجبور کر رہا ہے۔ کہ ہم اسے اپنی جماعت میں سے خارج کر دیں۔ یا اگر وہ منافق نہیں تو ایسے کودن لوگ ہیں جو ڈنڈے کے محتاج ہیں۔ اور جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان لوگوں کو سزا دی تھی جو جہاد کے لئے نہیں گئے تھے۔ اسی طرح وہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ انہیں سزا دی جائے۔ اور جبراً ان سے احکام کی تعمیل کرائی جائے۔ ڈنڈے سے میری مراد سوٹا نہیں۔ بلکہ جبر اور حکم مراد ہے۔ بہر حال ان لوگوں نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ کہ میں جماعت کے سامنے یہ اعلان کر دوں۔ کہ آج سے

قادیان میں خدام الاحمدیہ کا کام طوعی نہیں بلکہ جبری ہوگا

ہر وہ احمدی جس کی پندرہ سے چالیس سال تک عمر ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر خدام الاحمدیہ میں اپنا نام لکھا دے۔ اگر ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کا کوئی احمدی ۱۵ دن کے اندر اندر خدام الاحمدیہ میں اپنا نام نہیں لکھائے گا تو پہلے اسے سزا دی جائے گی۔ اور اگر اس سے بھی اس کی اصلاح نہ ہوئی۔ تو اسے

جماعت سے خارج

کر دیا جائے گا۔ اس کے لئے کسی کو تحریک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدام الاحمدیہ ہرگز کسی کے پاس نہ جائیں۔ ہاں ہر مسجد میں وہ اپنے بعض آدمی مقرر کر دیں۔ اور ہر نماز کے بعد اعلان ہوتا رہے۔ کہ فلاں وقت سے لے کر فلاں وقت تک ہمارا آدمی مسجد میں بیٹھے گا۔ جس نے خدام الاحمدیہ میں اپنا نام لکھانا ہو۔ وہ اسے نام لکھا دے۔ اور

محلوں کے پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کا فرض

ہے۔ کہ اس کے متعلق خدام الاحمدیہ کی طرف سے جو بھی اعلانات آئیں۔ ان کے سنانے کا فوری طور پر انتظام کریں۔ جو پریذیڈنٹ یا سیکرٹری اس میں غفلت سے کام لے گا وہ مجرم سمجھا جائے گا اور اسے سزا دی جائے گی۔

غرض تمام مساجد میں خدام الاحمدیہ اعلان کرا دیں۔ کہ فلاں وقت سے لے کر فلاں وقت تک اس مسجد میں ہمارا فلاں آدمی بیٹھے گا اسے نام لکھا دیا جائے۔ بلکہ انہیں اپنے بعض آدمی

قریب کے دیہات میں

بھی مقرر کر دینے چاہئیں۔ جیسے ننگل پنڈ وغیرہ ہے۔ اس پندرہ دن کے عرصہ میں جو شخص خدام الاحمدیہ میں اپنا نام نہیں لکھائے گا۔ ہم پہلے اس پر کیس چلائیں گے۔ اگر کوئی معذور ثابت ہوا۔ مثلاً ان دنوں وہ قادیان میں موجود نہ تھا۔ یا چارپائی سے ہل نہیں سکتا تھا۔ تو اس کو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کا دوبارہ موقعہ دیتے ہوئے باقی ہر ایک کو جس نے ان دنوں خدام الاحمدیہ میں اپنا نام نہیں لکھایا ہوگا سزا دی جائے گی۔ اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جائیگا اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں۔ کہ جن لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہ

ہم سزا نہیں لیتے

ہم خدام الاحمدیہ کے ممبر نہیں رہنا چاہتے

ان کے متعلق خدام الاحمدیہ فوراً ایک کمیٹی بٹھا دیں۔ جو تحقیق کرے۔ کہ ان پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ پھر جن کا جرم ثابت ہو جائے انہیں تین تین دن کے مقاطعہ کی سزا دی جائے۔ ان تین دنوں میں کسی کو اجازت نہیں ہوگی کہ ان سے بات چیت کرے۔ نہ باپ کو اجازت ہوگی نہ ماں کو اجازت ہوگی۔ نہ بیوی کو اجازت ہوگی۔ نہ بیٹے کو اجازت ہوگی۔ اور نہ کسی اور قریبی رشتہ دار اور دوست کو اجازت ہوگی۔ اسی طرح ان دنوں میں انہیں قادیان سے باہر جانے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔ مبادا وہ خیال کر لیں کہ ان دنوں وہ قادیان سے چلے جائیں گے۔ اور اس طرح اپنی شرم کو چھپا لیں گے۔ بلکہ انہیں قادیان میں رہتے ہوئے یہ تین دن پورے کرنے پڑیں گے۔ اور ان کی کسی قریب ترین ہستی کو بھی ان سے بولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہاں انہیں صبح شام روٹی پہنچانا خدام الاحمدیہ کا کام ہوگا۔ اسی طرح جن لوگوں نے

وعدہ کرکے کام نہیں کیا

(سوائے دسویں جماعت کے طلباء کے۔ جن کو مقرر کرنے میں خود خدام الاحمدیہ کے افسروں کی غلطی ہے) ان کے الزام کی بھی تحقیق کی جائے۔ اور جب الزام ان پر ثابت ہو جائے۔ تو ان کو ایک ایک دن کے مقاطعہ کی سزا دی جائے اس عرصہ میں ماں اور باپ اور بیوی۔ اور بچوں اور دوسرے تمام رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ جس طرح ایک گندا چیتھڑا اپنے گھر سے نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ اسے اپنے گھر سے نکال دیں۔ باپ بچے کو نکال دے۔ بھائی دوست وغیرہ سب اس دن کے لئے اس سے قطع تعلق کر لیں۔ اور وہ گھر کو چھوڑ کر مسجد یا کسی اور مناسب مقام پر چلا جائے۔ اور چوبیس گھنٹے تک لگاتار وہیں رہے۔ ہاں ان لوگوں کو بھی کھانا پہنچانا خدام الاحمدیہ کا کام ہوگا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کام کی ذمہ واری صرف پندرہ سے چالیس سال کی عمر والوں پر ہی نہیں۔ بلکہ اس سے اوپر اور نیچے والوں پر بھی ہے۔ اس لئے میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ایک مہینہ کے اندر اندر خدام الاحمدیہ

آٹھ سے پندرہ سال کی عمر تک

کے بچوں کو منظم کریں۔ اور اطفال احمدیہ کے نام سے ان کی ایک جماعت بنائی جائے اور میرے ساتھ مشورہ کرکے ان کے لئے مناسب پروگرام تجویز کیا جائے۔ اسی طرح

چالیس سال سے اوپر عمر والے

جس قدر آدمی ہیں۔ وہ انصار اللہ کے نام سے اپنی ایک انجمن بنائیں۔ اور قادیان کے وہ تمام لوگ جو چالیس سال سے اوپر ہیں اس میں شریک ہوں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہوگا۔ کہ وہ روزانہ آدھ گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ اگر مناسب سمجھا گیا۔ تو بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں تین دن یا کم و بیش اکٹھے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ مگر بہر حال تمام بچوں بوڑھوں اور نوجوانوں کا بغیر کسی استثناء کے قادیان میں منظم ہو جانا لازمی ہے۔

مجلس انصار اللہ

کے عارضی پریذیڈنٹ مولوی شیر علی صاحب ہوں گے۔ اور سیکرٹری کے فرائض سر انجام دینے کے لئے میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ چوہدری فتح محمد صاحب۔ اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو مقرر کرتا ہوں۔ تین سیکرٹری میں نے اس لئے مقرر کئے ہیں۔ کہ مختلف محلوں میں کام کرنے کے لئے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ان کو فوراً قادیان کے مختلف حصوں میں اپنے آدمی بٹھا دینے چاہئیں۔ اور چالیس سال سے اوپر عمر رکھنے والے تمام لوگوں کو اپنے اندر شامل کرنا چاہئے۔ یہ بھی دیکھ لینا چاہئے۔ کہ لوگوں کو کس قسم کے کام میں سہولت ہو سکتی ہے۔ اور جو شخص جس کام کے لئے موزوں ہو۔ اس کے لئے اس سے نصف گھنٹہ روزانہ کام لیا جائے۔ یہ نصف گھنٹہ کم سے کم وقت ہے۔ اور ضرورت پر اس سے بھی زیادہ وقت لیا جا سکتا ہے۔ یا یہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ کسی سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں دو چار دن لے لئے جائیں۔ جس دن وہ اپنے آپ کو منظم کر لیں۔ اس دن میری منظوری سے نیا پریذیڈنٹ اور نئے سیکرٹری مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ سردست میں نے جن لوگوں کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے وہ عارضی انتظام ہے۔ اور اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک سب لوگ منظم نہ ہو جائیں۔ جب منظم ہو جائیں۔ تو وہ چاہیں۔ تو کسی اور کو پریذیڈنٹ اور سیکرٹری بنا سکتے ہیں۔ مگر میری منظوری اس کے لئے ضروری ہوگی۔ میرا ان دونوں مجلسوں سے ایسا ہی تعلق ہوگا۔ جیسے مربی کا تعلق ہوتا ہے۔ اور ان کے کام کی آخری نگرانی میرے ذمہ ہوگی۔ یا جو بھی خلیفہ وقت ہو۔ میرا اختیار ہوگا۔ کہ جب بھی میں مناسب سمجھوں۔ ان دونوں مجلسوں کا اجلاس اپنی صدارت میں بلا لوں۔ اور اپنی موجودگی میں ان کو اپنا اجلاس منعقد کرنے کے لئے کہوں۔ یہ اعلان پہلے صرف قادیان والوں کے لئے ہے۔ اس لئے ان کو میں پھر متنبہ کرتا ہوں۔ کہ کوئی فرد اپنی مرضی سے ان مجالس سے باہر نہیں رہ سکتا۔ سوائے اس کے جو اپنی مرضی سے ہمیں چھوڑ کر الگ ہو جانا چاہتا ہو۔ ہر شخص کو حکماً اس تنظیم میں شامل ہونا پڑے گا۔ اور اس تنظیم کے ذریعہ علاوہ اور کاموں کے اس امر کی بھی نگرانی رکھی جائے گی۔ کہ کوئی شخص ایسا نہ رہے جو مسجد میں

نماز باجماعت پڑھنے کا پابند

نہ ہو۔ سوائے ان زمینداروں کے جنہیں کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے یا سوائے ان مزدوروں کے جنہیں کام کے لئے باہر جانا پڑتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے لئے بھی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی ایسا انتظام ضرور ہونا چاہئے۔ جس کے ماتحت وہ اپنی قریب ترین مسجد میں نماز باجماعت پڑھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی میں

بیرونی جماعتوں کو بھی

اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس تو اکثر جگہ قائم ہی ہیں۔ اب انہیں ہر جگہ چالیس سال سے زائد عمر والوں کے لئے مجالس انصار اللہ قائم کرنی چاہئیں۔ ان مجالس کے وہی قواعد ہوں گے۔ جو قادیان میں مجلس انصار اللہ کے قواعد ہوں گے۔ مگر سردست باہر کی جماعتوں میں داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہوگا۔ بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہوگا لیکن جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں ان کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر ۱۵ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم ہے

"فوری علاج" کے متعلق ایک تازہ شہادت | مکرم و محترم قبلہ حکیم صاحب السلام علیکم۔ میرے چھوٹے لڑکے کو ایک روز متلی، قے اور پیٹ میں درد کی سخت شکایت ہوئی۔ آپ کے "فوری علاج" کے صرف ایک قطرے نے اسے کامل صحت دے دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی مفید ایجاد کا نیک اجر دے۔ تین شیشیاں میرے نام۔ اور تین شیشیاں میری بیگم صاحبہ کو بینی تال وی پی کر دیں۔ آپ کے منجن نے بھی بیحد فائدہ دیا ہے۔ کئی قسم کے دیسی اور انگریزی منجن استعمال کئے۔ لیکن ایسا مفید اور کہیں سے نہیں ملا۔ ایس خان ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے بنارس ‫٭‬ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے تو اس کے لئے انصاراللہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا۔ اس طرح سال ڈیڑھ سال تک دیکھنے کے بعد خدا نے چاہا تو آہستہ آہستہ باہر بھی ان مجالس میں شامل ہونا لازمی کر دیا جائیگا کیونکہ

احمدیت صحابہ رضؓ کے نقش قدم پر

ہے۔ صحابہ رضؓ سے جب جہاد کا کام لیا جاتا تھا تو ان کی مرضی کے مطابق نہیں لیا جاتا تھا۔ بلکہ کہا جاتا تھا۔ کہ جاؤ اور کام کرو۔ مرضی کے مطابق کام کرنے کا میں نے جو موقع دینا تھا۔ وہ قادیان کی جماعت کو میں دے چکا ہوں۔ اور جنہوں نے ثواب حاصل کرنا تھا انہوں نے ثواب حاصل کر لیا ہے اب ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا لازمی ہے۔ اور اس لحاظ سے اب وہ ثواب نہیں رہا جو طوعی طور پر کام کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہو سکتا تھا۔ بیشک خدمت کا اب بھی ثواب ہوگا۔ لیکن جو طوعی طور پر داخل ہوئے اور وفا کا نمونہ دکھایا وہ سابق بن گئے۔ البتہ

انصاراللہ کی مجلس

چونکہ اس شکل میں پہلے قائم نہیں ہوئی اور نہ کسی نے میرے کسی حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے اس میں جو بھی شامل ہوگا۔ اسے وہی ثواب ہوگا۔ جو طوعی طور پر نیک تحریکات میں شامل ہونے والوں کو ہوتا ہے۔ میں ایک دفعہ پھر جماعت کے کمزور حصہ کو اس امر کی طرف توجہ دلا دیتا ہوں۔ کہ دیکھو

شتر مرغ کی طرح مت بنو

جو کچھ بنو اس پر استقلال سے کاربند رہو اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے مثیل ہو تو تمہیں اپنے اندر صحابہ رضؓ کی صفات بھی پیدا کرنی چاہئیں۔ اور صحابہ کے متعلق یہی ثابت ہے۔ کہ ان سے دین کا کام حکماً لیا جاتا تھا۔ پس جب صحابہ رضؓ کو یہ اختیار حاصل نہیں تھا۔ کہ وہ دینی احکام کے متعلق کسی قسم کی چون و چرا کریں۔ تو تمہیں یہ اختیار کس طرح حاصل ہو سکتا ہے

یا تو یہ کہو کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہیں تھے۔ اور چونکہ وہ نبی نہیں تھے۔ اس لئے ہم صحابی بھی نہیں۔ اور نہ صحابہ رضؓ سے ہماری مماثلت کے کوئی معنے ہیں۔ مگر اس صورت میں تمہارا مقام قادیان میں نہیں بلکہ لاہور میں ہوگا۔ کیونکہ وہی لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظلی کامل نہیں تھے۔ جس کے لازمی معنے یہ بنتے ہیں۔ کہ جب مرزا صاحب نبی نہیں تھے۔ تو وہ صحابی بھی نہیں۔ مگر ان میں بھی شتر مرغ والی بات ہے۔ کہ وہ دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل کامل یعنی نبی نہیں تھے مگر کہتے اپنے آپ کو صحابی ہی ہیں۔ حالانکہ اگر مرزا صاحب نبی نہیں تو وہ صحابی کس طرح ہو گئے۔ چنانچہ بار بار ہمارے مقابلہ میں غیر مبایعین نے اپنے اکابر کو صحابہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ گویا مولوی محمد علی صاحب تو صحابی بن گئے۔ مگر مرزا صاحب ان کے نزدیک "مخصوص عالم" ہی رہے۔ پس

ایسے لوگوں کا مقام لاہور ہے قادیان نہیں

ہر چیز جہاں کی ہو وہیں سجتی ہے۔ ان کو بھی چاہئیے کہ قادیان سے اپنا تعلق توڑ کر لاہور سے اپنا تعلق قائم کر لیں۔ پھر ہم ان کاموں کے متعلق ان سے کچھ نہیں کہیں گے۔ مگر جب تک وہ ہم میں شامل رہیں گے۔ ہم ان سے دین کی خدمت کا کام نظام کے ماتحت ضرور کرائیں گے۔ اور اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو ہم اسبات پر مجبور ہوں گے۔ کہ ایسے کمزور لوگوں کو اپنی جماعت سے خارج کر دیں۔ میں نے متواتر بتایا ہے کہ کوئی جماعت کثرت تعداد سے نہیں جیتتی قرآن کریم نے بھی اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ (البقرع ۳۳)

یعنی کئی دفعہ قلیل التعداد جماعتیں کثیر تعداد رکھنے والی اقوام پر غالب آجایا کرتی ہیں پس محض کثرت کچھ چیز نہیں اگر اس کثرت میں ایمان اور اخلاص نہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ اگر یہ لوگ ہم میں شامل ہی رہیں تو کسی قوم کے مقابلہ میں بھلا ہمیں کونسی غیر معمولی فوقیت حاصل ہو سکتی ہے۔ ہندوستان میں سب سے کم تعداد سکھوں کی سمجھی جاتی ہے۔ مگر وہ بھی تیس چالیس لاکھ ہیں اور ہم تو ان سکھوں کے مقابلہ میں بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

آج سے چھ سال پہلے مئی ۳۹ء میں

سردار کھڑک سنگھ صاحب

جو سکھوں کے بے تاج بادشاہ کہلایا کرتے تھے۔ یہاں آئے اور انہوں نے بسراواں میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا قادیان میں احمدی سکھوں پر سخت ظلم کر رہے ہیں۔ اگر احمدی اس ظلم سے باز نہ آئے تو قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ بلکہ ان کے ایک ساتھی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ قادیان کی اینٹیں سمندر میں پھینک دی جائیں گی۔ مجھے جب یہ رپورٹ پہنچی تو میں نے ایک اشتہار لکھا۔ جس میں میں نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ احمدیوں کے مظالم کی داستان بالکل غلط ہے۔ اگر آپ اس علاقہ کے سکھوں کو قسم دے کر پوچھیں تو ان میں سے ننانوے فیصدی آپ کو یہ بتائیں گے۔ کہ میں اور میرا خاندان اور میرے ساتھ تعلق رکھنے والے ہمیشہ سکھوں سے محبت کا برتاؤ کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے حسن سلوک کے کئی واقعات تفصیل کے ساتھ ان کے سامنے پیش کئے۔ اسی ضمن میں مجھے یہ رپورٹ بھی ملی کہ ایک احراری نے ان کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سکھ بڑے بے غیرت ہیں کہ احمدی ان کے گرو کو مسلمان کہکر ان کی ہتک کرتے ہیں۔ اور پھر بھی ان کو جوش نہیں آتا میں نے ان کو سمجھایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد مسلمانوں کے نزدیک دنیا میں دو ہی گروہ ہیں۔ یا مسلمان یا کافر۔ اس احراری کے نزدیک باوا صاحب کو مسلمان کہنے سے ان کی ہتک ہوتی ہے تو اس سے پوچھیں کہ وہ باوا صاحب کو کیا سمجھتا ہے۔ اگر تو وہ مسلمان ولی اللہ سے بڑھ کر باوا صاحب کو کوئی درجہ دے تو آپ سمجھ لیں کہ وہ آپ کا خیر خواہ ہے۔ اور اگر اس کا یہ مطلب ہو کہ باوا صاحب چونکہ بانئ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر تھے اس لئے کافر تھے۔ تو آپ بتائیں کہ باوا صاحب کی ہتک کرنے والا وہ ہوا یا ہم۔ ہم تو انہیں مسلمان ولی اللہ کے معنوں میں کہتے ہیں۔ اور مسلمان ولی اللہ سے اوپر مسلمانوں کے نزدیک صرف رسول اور پیغمبر ہی ہوتے ہیں۔ پس ہمارا ان کو مسلمان کہنا کسی تحقیر کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس وجہ سے ہوتا ہے۔ کہ ہم ان کو ویسا ہی قابل عزت سمجھتے ہیں۔ جیسے ہمارے نزدیک مسلمان اولیاء قابل عزت ہوتے ہیں۔ ہمارا انہیں مسلمان کہنے سے یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہ نعوذ باللہ ان ادنیٰ لوگوں کی طرح تھے جو سکھوں کے گاؤں میں بستے ہیں اور گو مسلمان کہلاتے ہیں مگر اسلام سے انہیں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم ان کی دنیوی حیثیت سے ان کو مسلمان نہیں کہتے بلکہ ان کو دینی لحاظ سے مسلمان کہتے ہیں۔ اور دینی لحاظ سے مسلمان کے معنے ولی اللہ کے ہوا کرتے ہیں۔ مگر عام طور پر چونکہ سکھوں کے گاؤں میں مسلمان کمین ہوا کرتے ہیں۔ اور دنیا داروں کی نگاہ میں کمین حقیر خیال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ جیسے ہمارے

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کے لئے مجرب ہے۔ قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنے کا بہترین تحفہ ہے۔

قیمت پندرہ آنے

سول ایجنٹ قادیان سلطان برادرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاؤں کے کمین مسلمان ہیں ویسا ہی مسلمان یہ ہمارے باوا صاحب کو سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ہم اس نقطۂ نگاہ سے انہیں مسلمان نہیں کہتے۔ بلکہ مسلمان کا لفظ ان کے ولی اللہ ہونے کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ لفظ برا محسوس ہوتا ہے۔ تو آپ ہی بتائیں کہ ہم انہیں کیا کہیں ہمارے نزدیک تو مسلمانوں کے سوا جتنے لوگ ہیں۔ سب کافر ہیں اور دو ہی اصطلاحیں مسلمانوں میں رائج ہیں۔ یا کافر کی اصطلاح یا مسلمان کی اصطلاح اگر باوا صاحب مسلمان یعنے ولی اللہ نہیں تو دوسرے لفظوں میں وہ نعوذ باللہ کافر اور خدا سے دور تھے۔ اب آپ ہی سوچ لیں کہ باوا صاحب کو مسلمان کہنے سے ان کی ہتک ہوتی ہے۔ یا ان کو مسلمان نہ کہنے سے ان کی ہتک ہوتی ہے۔ احرار کا تو اس اعتراض سے یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ احمدی باوا صاحب کی تعریف کیوں کرتے ہیں۔ مگر سکھ ناواقفیت کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ احرار ان کی تائید کر رہے ہیں۔ اور احمدی انہیں گالی دے رہے ہیں۔

میں نے جب یہ اشتہار شائع کیا تو چونکہ وہ آدمی سمجھدار تھے۔ اس لئے انہوں نے دوسرے ہی دن جلسہ گاہ میں سٹیج پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا۔ کہ تم نے مجھے سخت ذلیل کرایا ہے کیونکہ جو باتیں تم نے مجھے بتائی تھیں وہ اور تھیں اور جو باتیں اس اشتہار میں لکھی ہیں۔ وہ بالکل اور ہیں۔

میرا منشاء اس مثال سے یہ ہے کہ باوجود اس بات کے کہ سکھ تمام قوموں میں سے کم ہیں۔ پھر بھی وہ اپنے آپ کو اتنا طاقتور سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ایک موقعہ پر ہمیں یہ نوٹس دے دیا کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور ایک نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ قادیان کی اینٹیں سمندر میں پھینک دی جائیں گی۔ تو قومی لحاظ سے

غیر اقوام کے مقابلہ میں ہم

پہلے ہی تھوڑے ہیں۔ پھر اگر ان منافق طبع لوگوں کو اپنی جماعت سے نکال دیں پر بھی ہم تھوڑے ہی رہتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ رہنے سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جب ان کا وجود دوسرے لوگوں کے لئے مضر ثابت ہو رہا ہو۔ انہیں جماعت سے خارج نہ کیا جائے۔ لیکن اگر خدا کے رسولوں کی جماعتیں کثرت تعداد کی بناء پر نہیں بلکہ خدا کی نصرت اور اسکی مدد کے ساتھ جیتا کرتی ہیں۔ تو اس صورت میں خواہ یہ لوگ نکل جائیں پھر بھی گو ہم موجودہ وقت سے تھوڑے ہو جائیں گے مگر شکست نہیں کھا سکتے۔ ممکن ہے۔ پیغامی یہ کہنا شروع کر دیں کہ پہلے تو اپنے زیادہ ہونے کو صداقت کی دلیل قرار دیتے تھے اب کہتے ہیں۔ کہ تھوڑے ہو کر بھی ہم ہی حق پر رہیں گے۔ ایک ہی وقت میں یہ تمہاری دونوں باتیں کس طرح درست ہو سکتی ہیں۔ سو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میری

دونوں باتیں درست ہیں

جب میں یہ کہتا ہوں کہ ہم تھوڑے ہو کر بھی شکست نہ کھائیں گے۔ اسوقت بھی میں ایک حقیقت بیان کرتا ہوں۔ اور جب میں کہتا ہوں کہ ہم زیادہ ہیں۔ اس لئے حق پر ہیں۔ تو اس وقت بھی میں ایک حقیقت بیان کیا کرتا ہوں ہم تھوڑے ہیں غیر اقوام کے مقابلہ میں۔ اور ہم زیادہ ہیں۔ اس لحاظ سے کہ نبی کی جماعت کی اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔

پس جب میں نے یہ کہا کہ ہم تھوڑے ہو کر بھی شکست نہیں کھا سکتے تو اس کے یہ معنے نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا زیادہ حصہ ہم سے الگ ہو جائے گا۔ اور قلیل حصہ ہمارے ساتھ رہ جائے گا۔ کیونکہ جماعت کی اکثریت بہرحال ہمارے ساتھ رہے گی۔ اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نبی کی جماعت کی اکثریت گمراہ ہو جائے اگر کسی وقت اکثریت کو غلطی لگے تو وہ غلطی پر قائم نہیں رہ سکتی بلکہ چند دنوں میں ہی اسے غلطی کی اصلاح کا موقعہ مل جاتا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کے زمانہ میں حضرت علی رضؓ کی خلافت کے عہد میں ہوا۔ پس میں نے اپنے آپ کو تھوڑا دنیا کی اور اقوام کے مقابلہ میں قرار دیا ہے۔ اور میں نے یہ نہیں کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت قلیل رہ جائے گی۔ کیونکہ جب تک جماعت کے دلوں میں نور ایمان باقی ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ اس کی اکثریت بگڑ جائے۔ پھسلنے والے پھسلیں گے گرنے والے گریں گے اور جدا ہونے والے جدا ہوں گے۔ مگر اکثریت پھر بھی ہمارے ساتھ ہی رہے گی۔ پس پیغامی یا ان کے گماشتے مصری میرے ان الفاظ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔ اگر بعض منافق یا کمزور طبع لوگ اپنی ایمانی کمزوری کا ثبوت دیتے ہوئے ہم سے الگ ہو جائیں گے تو وہ پھر بھی اکثریت قرار نہیں پائیں گے۔ بلکہ اکثریت ہمارے ساتھ رہے گی اور وہ ہمارے مقابلہ میں تھوڑے ہی رہیں گے۔ کیونکہ نبیوں کی جماعتوں کے اندر شروع زمانہ میں منافق اور فتنہ و فساد پیدا کرنے والے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور مومن زیادہ ہوتے ہیں۔ پس جب میں اپنے متعلق تھوڑے کا لفظ بولتا ہوں تو اس سے مراد یہ نہیں ہوتی۔ کہ ہم احمدی کہلانے والوں کے مقابلہ میں تھوڑے ہیں۔ بلکہ غیر اقوام مراد ہوتی ہیں۔ اور میرا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم ان کے مقابلہ میں بالکل قلیل ہیں۔ لیکن احمدی کہلانے والے غیر مبایعین کے مقابلہ میں ہم زیادہ ہیں۔ اور زیادہ ہی رہیں گے۔ انشاء اللہ

پس میں اس خطبہ کے ذریعہ جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پوزیشن ہم نے دیانتداری کے ساتھ تسلیم کی ہوئی ہے۔ ہمیں اس کے مطابق اپنے اعمال میں بھی تغیر پیدا کرنا چاہئے اسی طرح صحابہ رضؓ کی جو پوزیشن ہمارے نزدیک مسلم ہے۔ وہی پوزیشن ہمیں اختیار کرنی چاہئے۔ صحابہ رضؓ کی پوزیشن یہ تھی کہ انہیں حکم دیا جاتا اور وہ فوراً اطاعت کے لئے کھڑے ہو جاتے اور یہی پوزیشن ہماری ہونی چاہئے۔ جو شخص یہ پوزیشن اختیار نہیں کرتا ہم یہ تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امتی نبی مانتا ہے۔ کیونکہ امتی نبی ماننے کا یہ لازمی نتیجہ ہے۔ کہ جو کچھ صحابہ رضؓ نے کیا وہی ہم کریں۔ اور اگر کوئی شخص صحابہ رضؓ کے سے کام نہیں کرتا تو اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آزاد نبی مانتا ہے۔ اس صورت میں اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم جسے مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے۔ ہم کسی ایسے شخص پر ایمان لانے کے لئے تیار نہیں جو اپنے آپ کو مستقل نبی قرار دے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے آزاد ہو کر نبوت کا دعوےٰ دنیا کے سامنے پیش کرے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ مرزا صاحب نبی نہیں

جو احباب روزانہ الفضل کے خریدار نہیں انہیں
الفضل کے خطبہ نمبر
کی خریداری میں ذرا توقف نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ خطبہ نمبر کی سالانہ
قیمت صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ اب کسی احمدی کو کم سے کم الفضل کے خطبہ نمبر سے محروم نہیں رہنا چاہئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah